يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ

بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ط

الطريقة المحمدية

الله
محمد

رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ط

الطریقۃ المحمدیۃ

رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ

من افادات

غوث العارفین شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ
(۱۰۹۵......۱۱۳۱ ہجری)

کتاب
رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ
مؤلّف
احمد دبّاغ
ناشر
سلسلہ طریقہ محمدیہ (UK)
پرنٹنگ
پرائم پرنٹنگ سروسز
رحیم یار خان
طباعت بارِ پنجم
دسمبر 2020ء

ملنے کا پتہ

☆ زاویہ طریقہ محمدیہ ﷺ
حقیقہ۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

☆ محمد افضل کھاریاں۔ پاکستان
0307-8489912
0333-3453942

خانپور۔ پاکستان
0331-6926692
لاہور۔ پاکستان

0304-4679238
0300-4722878
0315-6330709

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوة والسلام عليك يا سيد الانبياء　　　　الصلوة والسلام عليك يا خاتم الانبياء

الحمد لله و كفٰى و سلام علٰى عباده الّذين المصّطفٰے خصوصاً على

سيد الرسل خاتم الانبّياء و على اله و اصحابه اجمعين

کتاب کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے تا کہ اس کے ذریعے وہ اس کو راضی کر لے۔ باقی زمین پر جتنی مخلوق نظر آتی ہے بلکہ آسمان پر سورج، چاند اور ستارے بھی انسان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے۔ اس دنیا میں مال و دولت، زمینیں، رشتے دار، بیوی بچے، صحت و بیماری، امیری اور غریبی یہاں تک کہ زندگی اور موت کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتے ہیں۔ کیا اس بندے کو دنیا اور اس کی خواہشات مجھ سے دور لے جاتی ہے یا کہ یہ بندہ دنیا کو استعمال کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھلانے کے لئے کہ وہ یہ زندگی کس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار سکتا ہے سید دو عالم حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اپنے اندر چار صفات پیدا کرنا پڑتی ہیں۔

۱) پہلی تو یہ کہ اس کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر گزرے اور ہر حال میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہی غلبہ دے چاہے ساری دنیا ایک طرف ہو جائے۔

۲) دوسری یہ کہ انسان رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور آپ ﷺ کے طریقہ زندگی کو دنیا کے ہر باطل رسم و رواج پر ترجیح دے اور اپنی زندگی کو حضور ﷺ کے رنگ میں رنگ لے۔

۳) تیسری یہ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق پورے کرے۔ ان کو تکلیف نہ دے اور ان پر اپنی حیثیت کے مطابق شفقت کرے۔ ان کی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

۴) چوتھی جو دل و دماغ کے متعلق ہے وہ یہ کہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رکھنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ ساری زندگی اس طرح گزارے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً بندے کی ہر حالت دیکھ رہا ہے۔

اگر بندہ صرف یہ دنیوی زندگی جو بہت ہی مختصر ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزار لے تو اللہ تعالیٰ آنے والی ہمیشہ کی زندگی میں بندے کی مرضی پوری کریں گے۔

بندہ یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی اور اولیاء و عارفین کی زندگی کے نچوڑ سے حاصل شدہ طریقہ کار لکھا گیا ہے جس پر چل کر لاکھوں اور کروڑوں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوستی حاصل کی ہے۔

اس سفر پر چلنے سے پہلے انسان کو سب سے پہلے چار شرطیں پوری کرنا پڑتی ہیں۔

۱) اپنا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق درست کرے۔

۲) وضو، غسل، عبادات اور لین دین اور زندگی گزارنے کے متعلق حلال وحرام، فرض وواجب اور سنت و بدعت کا علم حاصل کرے۔

۳) گزشتہ زندگی میں جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے حقوق میں کمی کوتاہی ہوئی اس کی تلافی کرے اور آئندہ کے لئے توبہ کرے۔

۴) اس سفر میں شیطان، نفس، دنیا اور دنیا والے مخالفت کریں گے اس لئے مجاہدے اور خواہشات کی قربانی دینے کے لئے مضبوط ارادہ کرے۔

اس کے بعد سب سے پہلے بندہ اپنے جسم کے سات حصوں کو گناہوں سے بچانے کا طریقہ سیکھے گا جس میں زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور شرم وحیاء کے اعضاء شامل ہیں۔ اس کے بعد یہ بندہ اپنے دل ودماغ کو برے خیالات سے محفوظ رکھنے کے طریقہ اور کس طرح اپنے خیالات کو پاکیزہ بنا سکتا ہے یہ سیکھے گا۔ تیسرے درجے میں دل کی بیماریوں مثلاً حسد، بغض، دکھاوا اور تکبر وغیرہ دور کر کے اچھی صفات پیدا کرے گا اپنے باطن میں مثلاً اخلاص، صبر، شکر، توکل اور زہد وغیرہ۔ چوتھے درجے میں یہ بندہ اپنے ظاہر وباطن کو رسول اللہ ﷺ کی محبت واطاعت میں فنا کر دے گا اور اس کے نتیجے میں اس بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب معرفت اور رضا نصیب ہوگی۔ اب اس بندے کا باطن نور سے روشن ہو جائے گا اور اب یہ جس راستے سے اللہ تعالیٰ تک پہنچا اس کی طرف دوسرے بندوں کو بھی بلائے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ اگر اسی حالت میں اس کو موت آگئی تو وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا آخرت میں اللہ کے فضل سے وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء اللہ کی رفاقت میں ہوگا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کو پا لیا اس نے سب کچھ پا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو نہ پا سکا اس نے سب کچھ کھو دیا۔

یہ کامیابی آپ بھی حاصل کر سکتے ہیں پہلی سیڑھی یہی ہے کہ اس کا طریقہ سمجھیں اور پھر کسی استاد اور رہنما جو حضور ﷺ کی شریعت اور سنت پر چل رہا ہو اور اس راستے کے بارے میں بھی علم رکھتا ہو اور اس کے نشیب وفراز سے واقف ہو اس کی رہنمائی میں چلیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت اور اطاعت نصیب فرمائے اور دنیا وآخرت میں اپنی رضا عطا فرمائے۔

امین یا رب العلمین وصلی اللّٰہ علی النبی الامی سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل.

(احمد دبّاغ)

(ربیع الثانی ۱۴۳۰ ہجری)

فہرست

☆ الطریقة المحمدیه ☆

رضائے الٰہی کی طرف سفر

اللہ کی رضا اور قرب کے طالبین کو جن مراحل اور گھاٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے یہ کتاب ان کی نشاندہی کرتی ہے۔ سالک کو جو اعمال اور اذکار استاد سے ملیں اُن پر اس کو عمل کرنا چاہیے۔ طالب اپنے استاد سے چالیس دن میں ایک مرتبہ رابطہ ضرور کرے، اپنے حالات کی اطلاع کرے اور استاد کی ہدایت اور مشورہ کے مطابق چلے۔

نام: ____________________

پتہ: ____________________

تاریخ: ____________________

تعلیم/ ملازمت: ____________________

زندگی کا مقصد: ____________________

فارغ وقت کی مصروفیت: ____________________

مشکل الفاظ کا مفہوم

رضائے الٰہی: اللہ تعالیٰ کا کسی سے راضی اور خوش ہونا۔

سنت: حضور ﷺ کا قول، عمل اور وہ عمل جو آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر نکیر نہ فرمائی۔

طریقہ/ طریق: راستہ جس پر چل کر بندہ اللہ کو راضی کر سکے۔

طالب/ سالک: اس راستے پر چلنے والا مسافر اور اللہ کی رضا چاہنے والا۔

مقصود: اصل مقصد جس کے لئے یہ ساری محنت درکار ہے۔

کشف (پردے کا ہٹ جانا): جاگتے ہوئے کوئی منظر، کسی دوسری جگہ یا دنیا کا نظارہ جیسے سوتے ہوئے خواب میں نظر آتا ہے۔

کرامت: رسول اللہ ﷺ کے متبع کامل سے کوئی ایسا امر یا بات ظاہر ہونا جو عام عادت کے خلاف ہو۔

نفس: جس میں مختلف قسم کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔

تزکیہ: پاک کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

زندگی کے مختلف موڑ

عدم

یہ جتنی کائنات انسان کو اپنے اردگرد نظر آتی ہے آسمان، ستارے، سورج، چاند، چرند پرند، دریا، پہاڑ اور انسان یہ خود بخود نہیں بنے اور نہ ہی انسان نے ان کو بنایا ہے اور نہ یہ ہمیشہ سے موجود تھے اسی طرح فرشتے، جنت، دوزخ، عرش، کرسی اور لوح و قلم بھی پہلے موجود نہ تھے۔ صرف اللہ کی ذات تھی اور اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ اللہ نے اپنی معرفت وعبادت کیلئے انسانوں اور جنات کو پیدا فرمایا۔ انسان نے اپنے آپ کو خود پیدا نہیں کیا اس لئے وہ زندگی بھی اپنی مرضی کے مطابق نہیں گزار سکتا بلکہ جس نے پیدا کیا ہے اسی کی مرضی کے مطابق اس کو زندگی گزارنی چاہیے یہی اصل اور ہمیشہ کی کامیابی کا راستہ ہے۔ سورۃ ملک میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا اس آزمائش کے لئے کہ تم میں کون بہترین اعمال کرتا ہے۔

عالم ارواح (روحوں کا جہان)

اللہ تعالیٰ نے پہلے ہماری روحوں کو پیدا فرمایا اور ان سے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا ہاں بیشک تو ہی ہمارا رب ہے۔ اسے عہد الست بھی کہتے ہیں۔ روحوں نے چونکہ اس کا اقرار و دعویٰ کیا اب اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ان کو ایک جسم دے کر امتحان کے لئے دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔

یہ فنا ہونے والی دنیا

اس دنیا میں روح کو تھوڑے عرصے کے لئے آزمائش کے لئے بھیجا گیا۔ اس کو جسم دیا گیا، یہ ہماری اس دنیا کی زندگی ہے یہاں نفس انسانی میں مختلف خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ آزمائش یہ ہے کہ انسان یہ جسم اللہ کے حکموں اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق استعمال کرتا ہے یا وہ شیطان اور اپنی خواہش کے مطابق چلتا ہے۔

موت کے بعد کی زندگی، برزخ کا جہان

موت کے بعد انسان جس جہان میں قیامت تک رہے گا اس کو برزخ کہتے ہیں یہاں انسان کا اختیار ختم ہو جاتا ہے یا تو اس کی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے اور یا دوزخ کا ایک گڑھا ان برے اعمال کی وجہ سے جن کو اس نے دنیا میں اپنی مرضی سے اختیار کیا تھا۔

قیامت کا دن

یہ پچاس ہزار سال کا دن ہے اس میں دنیا کی زندگی جیسی کئی زندگیاں سما سکتی ہیں۔اس دن انسان کو اپنی زندگی کے ہر لمحے کا حساب دینا ہوگا خصوصاً جوانی کی زندگی اور توانائیاں کہاں اور کن چیزوں پر خرچ کیں۔مال و دولت کن ذریعوں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا۔یہ بھی ضرور پوچھا جائے گا کہ اپنے علم پر عمل کتنا کیا۔نیک لوگوں کے لئے یہ دن بہت جلد گزر جائے گا،اس دن تین عدالتیں لگیں گی۔

ایمان و کفر کی عدالت

۱) پہلی عدالت میں توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا یعنی انسان کا عقیدہ کیا تھا اور انسان نے کس رسول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات اور اللہ تعالیٰ کو راضی اور ناراض کرنے والے اعمال پر اطلاع پائی۔

حقوق اللہ کی عدالت

۲) دوسری میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حقوق کے متعلق سوال ہوگا مثلاً نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ کی کہاں تک پابندی کی اور زندگی میں کہاں تک سنتوں کے مطابق چلا اور قرآن کے بارے میں بھی کہ اس پر عمل کیا تھا یا نہیں۔انسان کو کتاب وسنت کے مطابق چلنا ہی اس عدالت میں کامیاب کرسکتا ہے۔

حقوق العباد کی عدالت

۳) تیسری عدالت انسانوں اور دوسری مخلوق کے حقوق کے متعلق لگے گی جس میں لوگوں کے جان و مال کے بارے میں،ان کی عزت و آبرو کے بارے میں اور ان کی پاسداری کا سوال ہوگا۔جانوروں کو ناحق تکلیف پہنچانے کے متعلق بھی سوالات ہوں گے۔

دوزخ کی زندگی

اگر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے معاف نہ فرمایا تو فاسقوں اور گنہگاروں کو بہت لمبے عرصے کے لیے جہنم کی گرم آگ اور جہنم کی وادیوں اور نہروں میں رہنا پڑے گا جو آگ اور پیپ کی ہوں گی۔کافر تو ہمیشہ کے لئے وہاں جائیں گے اور مسلمانوں کو ایک مدت بعد وہاں سے نکالا جائے گا۔ایمان والا ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہ رہے گا۔

ہمیشہ کے لئے جنت کی زندگی

جنہوں نے ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کئے اور گناہوں سے بچے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ کے لئے ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔عام جنتی کی جنت بھی اس دنیا سے کئی گنا زیادہ بڑی ہوگی۔ہر جنتی کو حضرت آدم علیہ السلام کا قد،حضرت

یوسف علیہ السلام کا حسن، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی عمر، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز اور سرورِ دو جہاں حضرت محمد ﷺ کے سے اخلاق عطا کئے جائیں گے۔ اللہ پاک خود براہِ راست اپنا کلام سنائیں گے اور اپنے لازوال اور بے مثال حسن کا دیدار کرائیں گے۔ وہاں نہ بیماری ہوگی نہ موت اور نہ کوئی اور پریشانی ہوگی۔ یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کو راضی کر لیا۔

خلاصہ

تاکہ انسان جہنم سے بچ کر بغیر عذاب کے جنت میں جا سکے۔ اس راستے میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ انسان اپنے جسم، دل، دماغ اور روح کو کیسے گناہوں سے پاک کر سکتا ہے اور پاک رکھ سکتا ہے اسی کو تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس کر لینے سے انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی و خوش ہو جاتے ہیں وگرنہ موت کے بعد بہت دردناک اور دکھ دینے والا عذاب ہمارے انتظار میں ہے۔

عدم
ارواح
دنیا
برزخ
فیصلے کا دن
جہنم
جنت
عدم
جب صرف اللہ تھا
عالم الارواح
موت تک کی مختصر زندگی
سونا
(22سال)
بچپن
(13سال)
اب آپ یہاں ہیں
برزخ کا بالائی حصہ
برزخ کا نچلا حصہ
تزکیہ شدہ ہوئی ارواح
پل صراط
پاک بندے کی روح
یہ یکطرفہ سفر ہے
ایک اور موقع نہیں ہے
کوئی واپسی نہیں ہے،

اللہ کے قرب اور جنتوں کے درجات
دنیاوی اڑانے اور کامیابیاں (شہرت، دنیاوی عہدہ اور مال و دولت)
اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے درجات
موت جو سب دنیاوی کامیابیوں کو صفر کر دے گی

نیک بندوں کی دنیاوی اڑان اور کامیابیاں
اللہ کے قرب اور جنتوں کے درجات
اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے درجات
موت جوسب دنیاوی کامیابیوں کو صفر کردے گی

اللہ کے قرب اور جنتوں کے درجات
اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے درجات
گناہ گار بندوں کی دنیاوی اڑان اور کامیابیاں
موت جو سب دنیاوی کامیابیوں کو صفر کر دے گی
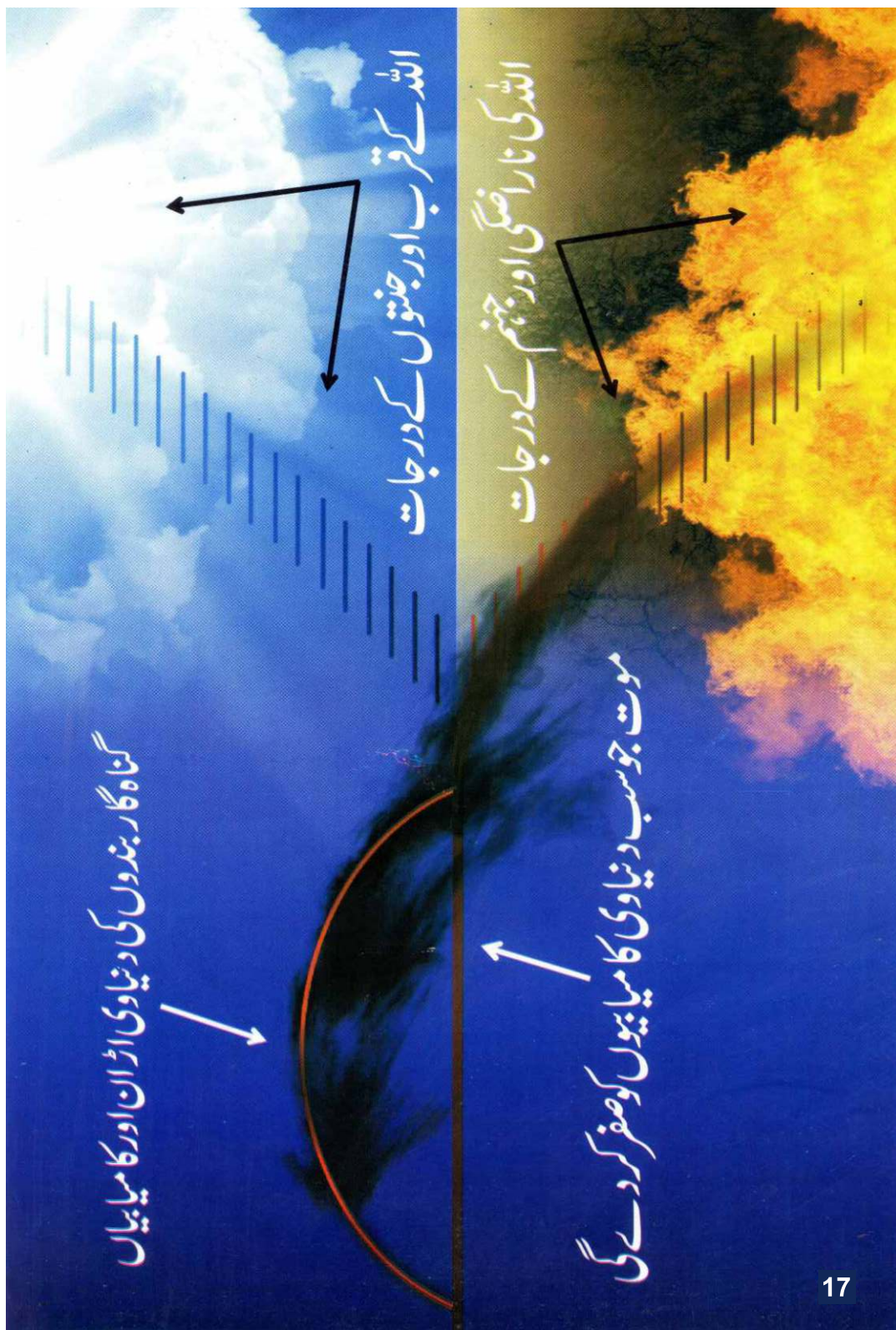
مختلف سوالات اور اُن کے جوابات

سوال: اس راستے کی منزل مقصود کیا ہے؟

جواب: اللہ کی رضا یعنی اللہ کو خوش کرنا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کیسے راضی ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ کو راضی کرنے کے لیے انسان کو چار کام کرنے پڑیں گے؛

اللہ کی ذات اور حکم کی عظمت

۱) اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر باطل اور ہر شے پر ترجیح دینا اور اسکے احکام کو ہر مخالف خواہش اور چیز پر عملی طور پر غلبہ دینا۔

حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقہ کی عظمت

۲) حضرت محمد ﷺ کو ہر رہنما اور مقتدا پر ترجیح دینا اور آپ ﷺ کے طریقہ زندگی کو ہر مخالف طریقہ زندگی پر عملی طور پر ترجیح دینا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے ستارے سمجھ کر ان کی راہ پر چلنا۔

مخلوق پر شفقت

۳) اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور ان پر شفقت کرنا۔ دنیوی طور پر ان کو اپنی حیثیت کے مطابق فائدہ پہنچانا اور تا کہ آخرت میں بھی وہ عذاب سے بچ جائیں اس کے لیے ان کو دین اور سنت پر چلنے کی دعوت دینا۔

حضوری

۴) ہر وقت دل اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر رکھنا یعنی اس دھیان میں رہنا کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور اسکے مناسب اعمال اختیار کرنا۔

سوال: کونسی چیزیں اللہ کے قرب و رضا کے راستے کی منزل نہیں اور نہ ہی ان کا حاصل ہونا ضروری ہے اور نہ ہی وہ بندے کا مقصد ہونی چاہئیں؟

جواب: **غیر اختیاری احوال و کیفیات**

نیچے لکھی گئی چیزیں، حالتیں اور کیفیات مقصود نہیں اور نہ ہی لازمی ہیں؛

۱) اچھے خوابوں کا آنا۔
۲) کشف اور کرامات ظاہر ہونا۔
۳) الہام یا اس جیسی کیفیت پیدا ہونا۔
۴) ذکر یا مراقبہ میں رنگ اور نور نظر آنا۔
۵) دم اور تعویذ گنڈے کی اجازت حاصل کرنا۔
۶) کسی جنّ کا قبضے میں آ جانا یا جنّات کے زیر اثر مریضوں کا علاج کرنا۔

۷) رزق اور کاروبار میں اضافہ ہونا۔ ۸) جسمانی بیماریوں سے شفا مل جانا۔
۹) آئندہ کی خبریں یا دوسروں کی سوچوں کا علم ہونا۔ ۱۰) مقدمات اور دنیاوی مقاصد میں کامیابی حاصل کرنا۔
۱۱) نیک کام خود بخود ہونا شروع ہو جائیں گے اور گناہ خود بخود چھوٹ جائیں گے خود محنت نہیں کرنا پڑے گی۔
۱۲) کوئی برا خیال یا وسوسہ نہیں آئے گا۔ ۱۳) اولاد کا حاصل ہونا یا بڑھنا۔
۱۴) کوئی بخشش کی ذمہ داری لے لے گا ہم چاہے گناہوں میں مشغول رہیں۔
۱۵) گناہ کی طرف ہلکا سا میلان بھی نہیں ہوگا۔ ۱۶) لطائف کا حرکت کرنا۔

اصل مقصد

اوپر بیان کردہ ساری چیزیں مقصود نہیں بلکہ مقصود اللہ کی رضا ہے اور جس کا سب سے بڑا ذریعہ حضور ﷺ کی مبارک زندگی کی ہر شعبہ میں پیروی ہے مثلاً

۱) عقائد۔یعنی بندہ اللہ، اسکے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت پر کس طرح کا ایمان رکھتا ہے۔

۲) عبادات۔یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ذکر و تلاوت میں۔

۳) معاملات۔یعنی مالی لین دین تجارت و کاروبار میں۔

۴) معاشرت۔یعنی لباس، کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے عام رہن سہن کے طریقے میں۔

۵) اخلاق۔یعنی رسول اللہ ﷺ کی باطنی صفات کے حصول کی کوشش مثلاً

صبر (مصیبت یا خوشی میں کوئی غیر شرعی ردعمل کا اظہار نہ کرنا نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ جسم سے)۔

اخلاص (نیک عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے کرنا کسی دنیوی غرض سے نہیں)۔

شکر (نعمت کو اللہ کی طرف سے سمجھنا نہ کہ اپنی قابلیت کا نتیجہ اور اسکو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنا)۔

ذکر (ہر وقت دل و دماغ اور روح میں اللہ کی موجودگی کا یقین ہونا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت مجھے دیکھ رہے ہیں اور اسکا اظہار زبان اور جسم سے اللہ کی تعریف اور اطاعت کی شکل میں کرنا)۔

توکل (اسباب کو اختیار کرنا لیکن نظر اور سوچ اللہ کی قدرت کی طرف ہونا اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا اور نتیجہ اسی پر چھوڑ دینا)۔

زہد (دل میں دنیا کی بے رغبتی ہونا اور محبت نہ ہونا بمقابلہ آخرت کے)۔

اس کے ساتھ باقی چیزیں حاصل ہو جائیں تو اُن پر اللہ کا شکر ادا کرے اور نہ حاصل ہوں تو اللہ کے قرب اور رضا حاصل کرنے میں کوئی نقصان نہیں۔

اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے چار ذریعے
سب سے بڑا مقصد
اللہ کی رضا
نیک کام صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرنا نہ کہ کسی اور مقصد کے لیے۔
مسلسل یہ خیال ذہن میں رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسکی شان کے مطابق نہیں کرسکتا۔
اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے میں اس راستے پر چل رہا ہوں اور اسی کے فضل سے اسکی رضا حاصل کروں گا نہ کہ صرف اپنی کوشش اور محنت سے۔
۱ حکم الٰہی
اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے حکموں کو ہر مخالف حکم پر غلبہ دینا۔
۲ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ اور سنت کو ہر مخالف طریقہ، رسم و رواج اور زندگی گزارنے کے غلط اور شیطانی طریقوں پر غلبہ دینا۔
۳ مخلوق پر شفقت
مخلوق پر دنیوی اور اخروی اعتبار سے شفقت کرنا۔
دنیوی شفقت تو یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق انفرادی اور اجتماعی طور پر ان کے لیے روٹی کپڑا مکان، دوائی، تعلیم اور ذریعہ معاش کا بندوبست کرنا۔
اخروی شفقت: یہ ہے کہ مخلوق کو دعوت و تبلیغ کے ذریعے جہنم سے بچانے اور جنت میں پہنچانے کی کوشش کرنا۔ ان کو شیطان کی اور شیطانی لوگوں کی غلامی سے آزادی دلوا کر سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور پیروی میں لانا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔
سب سے پہلے مخلوق کے مالی، جانی اور عزت کے متعلقہ حقوق پورے کرنا جس میں اہل و عیال، ماں باپ، رشتے دار اور ساری انسانیت شامل ہے۔ اسکے بعد بقدر اپنی استطاعت کے ان کو نفع پہنچانے کی کوشش کرنا۔
۴ حضوری ساری زندگی، رات اور دن اس طرح گزارنا کہ انسان کے دل میں یہ یقین جڑ پکڑ لے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے، میرے ظاہر اور باطن اور حالات کو دیکھ رہا ہے اور میرے ہر لفظ کو سن رہا ہے۔ جب آپ کی زندگی میں یہ صفات پیدا ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آپ سے راضی ہو جائے گا جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔
الطریق
شیخ/استاد
مجاھدہ
استقامت

پہلی شرط

سوال: اس طریق اور راستے پر چلنے سے پہلے مجھے کیا کرنا چاہیے؟
جواب: اللہ کی دوستی کے اس راستے کے مسافر بننے سے پہلے تین شرطیں پوری کرنی پڑتی ہیں ورنہ اس سفر کو طے نہیں کرسکتا۔
سوال: وہ شرطیں کیا ہیں؟

جواب:

عقیدہ

ا) عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کتاب عقائد میں ہیں۔ عقیدہ کا مطلب ہوتا ہے کہ انسان کن چیزوں پر یقین اور ایمان رکھتا ہے اور کس طرح کا ایمان اور یقین رکھتا ہے۔ عقیدہ کی سات بنیادیں ہیں۔

اللہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی تمام صفات پر ایمان لانا اور کسی کو بھی اسکی ذات میں، صفات میں اور افعال (کاموں) میں شریک نہ ٹھہرانا۔ یہ یقین رکھنا کہ کوئی مخلوق اسکی طرح نہیں اور نہ وہ کسی مخلوق جیسا ہے، نہ وہ کسی کا حصہ ہے اور نہ کوئی اسکی ذات کا حصہ ہے۔ وہ ذہنوں اور سوچوں سے بلند ہے۔

فرشتے

اسکے تمام فرشتوں پر ایمان لانا اور یہ کہ وہ سب معصوم ہیں۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ملے اس کو پورا کرتے ہیں۔

کتابیں

تمام آسمانی کتابیں جو اللہ نے نازل فرمائیں ہیں اُن پر ایمان لانا لیکن پیروی صرف قرآن مجید کی ہوگی جو آخری کتاب ہے اور پہلے اتاری گئی کتابیں منسوخ ہوچکی ہیں مثلاً تورات، انجیل اور زبور۔

رسل

تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لانا اور یہ ایمان رکھنا کہ وہ مخلوق میں سب سے افضل ہیں اور گناہ سے پاک ہیں لیکن اب پیروی اور اتباع آقا دو جہاں اور انبیاء و رسولوں کے امام حضرت محمد ﷺ کی کرنی ہوگی۔ پچھلے کوئی پیغمبر یہاں ظاہر ہوں تو وہ بھی حضرت محمد ﷺ کے ہی پیروکار رہوں گے آپ ﷺ کی امت میں رہیں گے اپنی جماعت علیحدہ نہ بنائیں گے۔

قیامت کا دن

قیامت کے دن پر ایمان لانا کہ اس دن سب مخلوق اللہ کے دربار میں حاضر ہوگی جو گزر چکے اور جو آنے والے ہیں اور اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے انعام اور ثواب دیں گے اور عدل سے جرموں کی سزا دیں گے اور اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

تقدیر

اس پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کا علم سب زمانوں اور ہر جگہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کو سب چیزوں پر قدرت حاصل ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بندوں کا ہر عمل اس کے علم میں ہے لیکن بندہ عمل اپنے اختیار سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی کو مجبور نہیں کرتے اللہ نے اپنی مرضی سے بندوں کو یہ اختیار دیا ہے۔ ہر چیز اور عمل کو وہی پیدا کرتا ہے اور وہ نیکی سے خوش ہوتا ہے اور گناہ سے ناراض ہوتا ہے۔ بھلائی ہو یا برائی، خیر ہو یا شر کوئی شے اس کے علم وقدرت سے باہر نہیں اور ساتھ یہ بھی یقین رکھنا کہ وہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے مثلاً ظلم، جھوٹ اور جہل وغیرہ

موت کے بعد کی زندگی

اس بات پر ایمان لانا کہ موت کے بعد ہر ایک زندہ کیا جائے گا اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہوگا جس کے بعد موت نہیں۔

ختم نبوت

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نیا نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا جو ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور ایمان سے خارج ہے اور اس کو ماننے والے بھی۔ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک امتی کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور قرآن اور حضرت محمد ﷺ کی سنت وشریعت کے مطابق زندگی گزاریں گے اور حکومت کریں گے۔

صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الترتیب سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر اور اصحاب شجرہ کا درجہ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت میں سے ہیں، حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سب جنت کے سردار ہیں۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کے محبوب بندے ہیں ان کی برائی کرنے والا لعنتی ہے اور کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اسی طرح اہل بیت سے محبت دنیا و آخرت میں باعث سعادت ہے اور ان سے بغض رکھنا یا ان کی بے ادبی انتہائی بدبختی ہے۔

اولیآءاللہ

اللہ کے نیک بندے جوسنت کی اتباع کر کے اللہ تعالیٰ کوراضی کرلیں ان کواولیاء اللہ کہتے ہیں ان کا ادب کرنا باعث برکت ہے اور بے ادبی بدبختی ہے۔ ولی وہی ہے جوحضورﷺ کی سنت اورشریعت (اسلامی قانون) کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ اگر اللہ چاہےتو ان کے ہاتھ پر کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن یہ ولائیت کی شرط نہیں۔ سب سے بڑی کرامت استقامت کے ساتھ سنت کی پیروی ہے۔

اولیآءشیطان

جوشریعت محمدیﷺ کی مخالفت کرتا ہوتو چاہے وہ آسمان میں اڑے یا پانی پر چلے اوردلوں کے حالات کی خبر دے یا کوئی اورایسی چیز دکھائے اورساتھ ہی ولائیت کا دعوٰی بھی کرے تو یہ اسکے اللہ کے ولی ہونے کی نشانی نہیں بلکہ وہ شیطان کا ولی اور ساتھی ہے۔ تارک نماز یا بلا عذر نماز با جماعت چھوڑ نے والا، داڑھی منڈ وانے والا، نامحرم عورتوں کو اکیلا تنہائی میں ملنے اوران سے پاؤں دبوانے والا، ہاتھ کی لکیریں دیکھ کراورستاروں کا حساب لگا کرقسمت کا حال بتانے والا کبھی اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا۔ شریعت محمدیﷺ میں کسی بزرگ کے خواب، کشف، یا الہام سے کمی یا اضافہ نہیں ہوسکتا جوایسا دعوٰی کرے وہ شیطان کا پیروکار بن چکا ہےاور گمراہ اورزندیق یعنی بے دین ہو چکا ہے۔ انہی میں وہ لوگ شامل ہیں جوظاہری نماز نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں ہماری روح ہر وقت نماز میں رہتی ہے اور کہتے ہیں ہمیں عبادت اورسنت پر چلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ''پہنچ'' چکے ہیں، ہاں یہ سچ ہے وہ پہنچ چکے ہیں مگر کہاں؟ گمراہی اورجہنم میں نہ کہ اللہ کے قرب ورضا تک۔

(عقیدہ طحاویہ، شرح فقہ اکبراورتکمیل الایمان)

ایمان (عقیدہ)

اجزائے ایمان	کتب	درجہ		
		مختصر	متوسط	تفصیل
اللہ	عقائد پر کتابیں ۱) فقہ اکبر۔ امام ابوحنیفہ ۲) عقیدہ طحاویہ۔ امام طحاوی ۳) شرح فقہ اکبر۔ امام ملاّ علی قاری ۴) تکمیل الایمان۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی			
فرشتے				
کتابیں				
انبیاء ورسل اور ختم نبوت				
قیامت				
تقدیر				
موت کے بعد کی زندگی				

دوسری شرط

سوال: دوسری شرط کیا ہے؟

جواب: عقیدہ اور ایمان کا تعلق انسان کے دل و دماغ سے ہے جسم سے نہیں۔ یہ جسم جو ہمیں امانت دیا گیا ہے اسکو کس طرح استعمال کرنا ہے؟ کون سے اعمال اللہ کو ناراض کرنے والے ہیں؟ کن اعمال اور کاموں سے اللہ راضی ہوتے ہیں؟ اور عبادت کس طرح کرنی چاہیے؟ اس علم کو فقہ کا علم یا مسئلہ مسائل اور حلال و حرام جاننے کا علم کہتے ہیں۔ اس میں سب سے ضروری یہ ہے کہ طالب کو غسل، وضو، نماز، روزہ اور حج کے متعلق جو چیزیں فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام، مکروہ اور وہ اعمال جو وضو، نماز اور روزہ کو فاسد کر دیتے ہیں یا توڑ دیتے ہیں ان کا علم ہو مثلاً غسل کے تین فرائض ہیں: ۱) کلّی کرنا ۲) ناک میں نرم ہڈی تک پانی ڈالنا ۳) سارے جسم پر پانی اس طرح بہانا اور ملنا کہ کوئی جگہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

فقہ کے مسائل (عبادت اور زندگی گزارنے کے اسلامی قاعدے قانون)

اسلامی فقہ	فرض اعمال	واجب اعمال	سنت اعمال	مستحب اعمال	مکروہ اعمال	مفسد (عمل کو توڑنے والے) اعمال
غسل						
وضو						
تیمّم						
نماز						
روزہ						
زکوٰۃ						
حج						
حلال و حرام (رزق کے متعلق)						

تیسری شرط

سوال: اللہ کو راضی کرنے کے لیے تیسری شرط کیا ہے؟

جواب: **گزشتہ برے اعمال کی تلافی**

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ انسان آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے طریقوں کے مطابق گزارنا چاہتا ہے لیکن اگر گزری ہوئی زندگی میں طالب نے اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ، اپنے نفس اور دوسری مخلوق کے حقوق ضائع کیے ہیں یا اُن میں کوتاہی کی ہے تو ان کو پورا کرنا پڑے گا اور معافی طلب کرنا ہوگی۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: **اللہ تعالیٰ کے حقوق**

۱) اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔
۲) عبادت صرف اسی کی رضا کے لیے کرنا مخلوق کی نظروں میں عزت اور شہرت حاصل کرنے کے لیے نہیں۔
۳) نمازیں جو بالغ ہونے کے بعد قضا ہو چکی ہیں ان کو ادا کرنا اور توبہ کرنا۔
۴) روزے جو قضا ہو چکے یا توڑ دیے ان کو شریعت کے مطابق ادا کرنا اور کفارہ دینا۔
۵) پچھلے سالوں کی زکوٰۃ کا حساب کر کے ادا کرنا۔
۶) حج اگر فرض ہے تو ادا کرنے کا اسی سال ارادہ کرنا۔
۷) اگر کوئی منت مانی ہے یا کوئی وعدہ اللہ سے کیا ہے اسکو پورا کرنا اور قسم کا کفارہ دینا اگر پوری نہیں کی۔

سوال: اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: **حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے حقوق**

۱) حضور اکرم ﷺ پر کامل طریقے سے ایمان لانا۔
۲) سب سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت کرنا یہاں تک کہ بیوی، بچوں اور والدین سے بھی زیادہ۔
۳) حضور اکرم ﷺ اور جس شے کا آپ ﷺ سے تعلق ہو اس کا سب سے بڑھ کر ادب واحترام اور عزت وتوقیر کرنا۔
۴) حضور نبی رحمت ﷺ کے دین، شریعت اور سنت یعنی طریقہ زندگی کی پیروی کرنا یعنی خود اس پر عمل کرنا۔
۵) آپ ﷺ کے دین وشریعت اور سنت وطریقہ کی طرف دوسروں کو دعوت دینا اور اس کی تبلیغ کرنا۔

سوال: اپنی ذات اور نفس کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: **اپنی ذات اور نفس کے حقوق**

۱) اپنی ذات کو اللہ کی ناراضگی اور جہنم کی آگ سے بچانا۔
۲) جسمانی صحت کا خیال رکھنا۔
۳) بقدر ضرورت نینداور آرام۔
۴) جسم کو پاک اور صاف اور طہارت کا خیال رکھنا۔
۵) رزق حلال سے اپنے جسم کی پرورش کرنا۔

سوال: دوسری مخلوق کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: **دوسری مخلوق کے حقوق**

انسانوں کے حقوق تین قسم کے ہیں۔

۱) مالی حقوق:

مال و دولت کے متعلق۔ اگر پچھلی زندگی میں ناجائز طریقے سے کوئی مال حاصل کیا ہے چاہے وہ زمین ہو، پیسہ ہو، مکان ہو، یا سونا چاندی کے زیورات تو یہ مال مالک کو واپس کرنا ہوگا یا اس سے معاف کرانا ہوگا۔ اگر مالک فوت ہو گیا ہے تو اس کے وارثوں کو دے اگر وارث بھی نہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے۔

۲) جانی حقوق:

اگر ناحق کسی کے جسم کو نقصان پہنچایا یا قتل کیا یا ذہنی اور جذباتی طور پر کسی کو ناحق دکھ پہنچایا ہو تو اس سے معافی مانگنا ہوگی۔

۳) عزت کے متعلق حقوق:

اس میں جھوٹا الزام، غیبت، چغلی، جھوٹی گواہی، تہمت اور ایسا مذاق جس سے کسی مسلمان کی بے عزتی ہوئی ہو شامل ہیں۔ ان لوگوں سے معافی مانگنی ہوگی۔

نوٹ: ان لوگوں سے معافی مانگ کر پھر اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے اور توبہ کرے۔

۴) اگر جانور، پرندے یا کیڑے مکوڑے پر بھی ظلم کیا ہے یا ناحق قتل کیا ہے تو اللہ سے معافی طلب کرے اور توبہ کرے۔

۵) آخر میں اللہ پاک سے عرض کرے؛ اے اللہ جس کے حقوق ضائع ہوئے اور میرے علم میں نہیں تو اس پر میری پکڑ نہ فرمانا بلکہ اپنے فضل و کرم سے مجھے معاف فرما دے۔

اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کے متعلق ایک اہم مسئلہ

بالغ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی وصیت لکھ دے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس کسی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو جس کی وصیت کرنی ہو تو یہ بات جائز نہیں کہ دو راتیں گزر جائیں اور اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو''۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص کو وصیت پر موت آئی (یعنی وصیت کر کے مرا) وہ صحیح راستہ پر اور سنت پر مرا، اور تقویٰ اور شہادت کی موت مرا، بخشا ہوا کی حالت میں مرا''۔ (سنن ابن ماجہ)

وصیت میں یہ لکھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے کون سے حقوق ادا کرنا باقی ہیں مثلاً نمازیں، روزے، زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور ساتھ یہ بھی وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے شریعت کے مطابق حصے نکال کر فدیہ دیا جائے۔

بندوں کے ساتھ جو لین دین ہے اس کے متعلق بھی تفصیل لکھ دے کس کے پیسے دینے ہیں اور کس سے لینے ہیں یا اگر کسی سے معافی طلب کرنی ہو تو وہ بھی لکھ دے۔ اس کے بعد اپنے متعلقین، رشتہ دار اور اہل وعیال کو دین اور سنت پر قائم رہنے دنیوی زندگی سے دھوکہ نہ کھانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے متعلق نصیحتیں کرے جس طرح گویا ایک مرنے والا آخری نصیحتیں کر رہا ہو۔ اس میں اپنے جنازے اور دفن کے متعلق بھی اپنی خواہش کا اظہار کر سکتا ہے۔

اگر کسی نے اپنی وصیت میں کوئی ایسی چیز لکھ دی جو شریعت محمدی ﷺ کے خلاف ہو تو وہ وصیت پوری نہ کی جائے گی اور جو کرے گا تو وصیت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا دونوں اللہ کے دربار میں مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد

اللہ کے حقوق	توحید اور اخلاص نماز روزہ زکوٰۃ حج منت و نذر محبت بندگی اطاعت عظمت	ادائیگی
اللہ کے رسول ﷺ کے حقوق	ایمان محبت ادب عظمت اتباع سنت دعوت تبلیغ	
نفس اپنی جان کے حقوق	آخرت کے عذاب سے بچانا صحت کا خیال رکھنا رزق حلال صفائی	
انسانوں کے حقوق	مالی جانی عزت وعدہ پورا کرنا	
عام مخلوق ماحول، زمین، جاندار قدرتی وسائل	شفقت ناحق تکلیف نہ دینا فضول خرچی اور کسی نعمت کو ضائع نہ کرنا	

اللہ تعالیٰ کی رضا
موت
اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام کی عظمت
حضرت محمد ﷺ اور ان کی سنت کی عظمت
مخلوق پر شفقت
استقامت
حضور مع اللہ
مجاھدہ
شہرت کی محبت
خود پسندی
دعوت و تبلیغ
شیطانی خیالات
حسد
بغض
دنیا کی محبت
دکھاوا
بخل
تکبر
قلب و باطن کا روشن ہونا
صراط مستقیم
قلب کا تزکیہ
کشف
حرام رزق
زنا
غیبت
جھوٹ
چغلی
ذہن کا تزکیہ
توبہ
سات اعضاء کا تزکیہ
خواب
احساس
منافقت
کفر
جہالت
بدعت
شرک
توبہ
اگر بندہ گناھوں میں غرق ہو چکا ہے
تو وہ توبہ کے دروازے سے دوبارہ
صراط مستقیم پر چل سکتا ہے۔
عقیدہ۔فقہ
لذت
طلب
پیدائش
اس دنیا میں انسان کی مختصر زندگی

توبہ کرنے کا طریقہ

توبہ کا مطلب:

توبہ وہ دروازہ ہے جس سے گناہگار بندہ اللہ کے قرب کے محل میں داخل ہوسکتا ہے۔توبہ کا لفظی معنی ہے لوٹنا یعنی ایک گناہ گار بندہ

گناہ کی زندگی سے نیکی کی طرف

جہنم سے جنت کی طرف

دنیا سے آخرت کی طرف

شیطان کی پیروی سے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی طرف

غیر اللہ سے اللہ کی طرف

مخلوق کی رضا سے خالق کی رضا کی طرف

اللہ کی دوری سے اللہ کے قرب کی طرف

اللہ کی پکڑ سے اللہ کی معافی کی طرف

اور اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی رضا کی طرف لوٹتا ہے

وہ پہلے والے غلط راستے کو چھوڑ کر ایک صحیح راستے پر جس کو صراط مستقیم کہتے ہیں سفر شروع کرتا ہے۔

توبہ کے دو نفل:

توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعات نفل اللہ کی رضا کے لیے ادا کرے اور اس کے بعد اپنے گناہوں کو یاد کرے اور گڑ گڑا کر روتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ تیرے سوا میرا کوئی رب نہیں اور میرے سوا تیرے بہت بندے ہیں میرے گناہ تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔اپنے فضل وکرم سے مجھے معاف فرما اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے حفاظت فرما۔اول وآخر درود وسلام بھی پڑھے۔بہترین وقت رات کا آخری حصہ ہے جس میں اللہ پاک خود اعلان فرماتے ہیں کہ کوئی ہے جو گناہوں کی مغفرت چاہتا ہو؟

توبہ کو چھوڑے نہیں اور دیر نہ کرے:

یہ ضروری ہے کہ نیچے لکھی گئی شرائط کے ساتھ توبہ کرے اور یاد رکھے کہ بندہ آئندہ نہ گناہ کرنے کا پختہ ارادہ کر رہا ہے وعدہ نہیں کر رہا اس لیے اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر شرطوں کے ساتھ توبہ کرے اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے تو توبہ بھی نہ چھوڑے کیونکہ اللہ پاک بار بار توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔معصوم تو صرف انبیاء علیہم السلام اور فرشتے ہیں۔

بخشش اور توبہ کے متعلق ایک شیطانی دھوکہ:

گناہ پر اصرار کرنا اور توبہ نہ کرنا اور ساتھ مغفرت کی امید رکھنا صرف دھوکہ، بیوقوفی اور خالی تمنا ہے۔ اسباب اختیار کر کے پھر امید رکھنا صحیح طریقہ ہے۔ بیج ڈال کر ہی اللہ سے فضل اور پھل کی امید رکھنی چاہیے توبہ بیج ہے اور مغفرت اس کا پھل ہے۔

توبہ کب تک کر سکتا ہے؟

اگر انسان ابھی مرا نہیں تو وہ توبہ کر سکتا ہے جب تک کہ وہ غرغر کی حالت کو نہیں پہنچتا ہے اور یہ وہ حالت ہے جب انسان کی روح نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور گلے سے سانس کی عجیب وغریب آواز نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

دوسرا وہ وقت جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، وہ قیامت کے قریب سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

توبہ کی چار شرائط:

۱) گزشتہ گناہ پر ندامت وشرمندگی۔

۲) گناہ کو فوراً ترک کر دینا۔

۳) آئندہ کے لیے پختہ ارادہ کرنا کہ پھر نہ کروں گا۔

۴) اگر اس گناہ میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دوسری مخلوق کے حقوق ضائع ہوئے ہوں تو وہ بھی ادا کرنا۔

توبہ کے صحیح ہونے میں مددگار امور:

۱) اخلاص۔ گناہ صرف اللہ کیلئے چھوڑنا نہ کہ کسی اور کے ڈر، خوف یا ملامت کی وجہ سے۔

۲) وہ صحیح توبہ کرنے والا نہیں جو گناہ اس لیے چھوڑے کہ اس کی ملازمت یا عہدہ جاتا رہے گا۔

۳) یا کہ اس کی شہرت اور عزت میں فرق پڑے گا۔

۴) یا کوئی بیماری اور صحت کی قوت کی حفاظت کی وجہ سے گناہ چھوڑے مثلاً فحاشی اس لیے چھوڑ دی کہ ایڈز اور دوسری امراض لگ جائیں گی۔

۵) جس نے چوری اس لیے چھوڑ دی، اس کو گھر میں داخل ہونے کا راستہ یا تجوری نہیں ملی یا اس کو چوکیدار اور سپاہی سے خطرہ تھا۔

۶) وہ بھی تائب نہیں جو غربت کی وجہ سے نشہ اور شراب چھوڑ دے۔

۷) وہ شخص بھی تائب نہیں جو کسی خارجی رکاوٹ کی وجہ سے گناہ نہ کر سکے مثلاً زانی میں جماع کی طاقت نہ رہے، اندھا بدنظری نہ کرے۔

توبہ پر قائم رہنے میں مددگار امور:

۱) توبہ کرنے والا ظاہراً اور باطناً اس گناہ کو ترک کردے ظاہراً تو گناہ کو ترک کرنا ہے اور باطناً یعنی ذہن میں اس کا تصور ارادتاً نہ لائے نہ اس گزشتہ گناہ سے لذت اور سرور حاصل کرے اور نہ مستقبل میں دوبارہ کرنے کی تمنا کرے ورنہ وہ دوبارہ مرتکب ہو گا۔

۲) کوشش کرے کہ جن گناہوں کو یہ ہلکا سمجھتا ہے ان کو بھی چھوڑ دے کہ وہ چھوٹے گناہ بعض مرتبہ دوبارہ اس بڑے گناہ کی طرف لے جاتے ہیں مثلاً بدنظری زنا تک۔

۳) ان ذرائع کو بھی کاٹ دے جو گناہوں تک پہنچاتے ہیں مثلاً ٹی وی، شراب، غلط تصاویر، فحش فلمیں، آلات موسیقی۔

۴) اس ماحول اور جگہ سے بھی اجتناب کرے جس سے گناہ تک پہنچنا آسان ہو۔

۵) ان دوستوں اور ساتھیوں کو بھی چھوڑ دے اور اس کے برعکس اچھے دوست بنائے جو اس کی نیکی پر مدد کریں۔

۶) کبھی ایک مخصوص برائی اور گناہ اس شخص کا ایک مقام بنا دیتے ہیں اس وجہ سے اس کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے مثلاً جماعتوں کے لیڈر، گانے بجانے والے، اداکار وغیرہ

۷) بعض مرتبہ انسان توبہ کو ٹالتا رہتا ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور بعض مرتبہ دلوں پر مہر لگ جاتی ہے یاد رکھیں کہ توبہ کرنے سے تاخیر بھی ایک گناہ ہے اس سے بھی توبہ کرے۔

۸) اپنی توبہ میں نقص اور کوتاہی سے ڈرتا رہے اپنے آپ کو یقیناً بخشا ہوا نہ سمجھے بلکہ اللہ کی رحمت سے امید رکھے اور اس سے دعا کرتا رہے۔

۹) اسے چاہیے ذکر و نصیحت کے حلقوں میں شامل ہو اور آخرت کی یاد کے لئے قبرستان کی زیارت کرے۔

۱۰) کسی نیک بندے سے تزکیہ اور احسان اور اللہ کی رضا و قرب حاصل کرنے کے لیے رہنمائی حاصل کرے اور اپنی اصلاح کرائے۔

۱۱) وہ بدن جو حرام آمدنی سے پالا پوسا ہے اس کی طاقت وقوت اللہ کی راہ میں صرف کرے اور حلال رزق اختیار کرے تا کہ آئندہ یہ جسم پاک اور حلال رزق سے پروان چڑھے۔

توبہ سے روکنے والے شبہات اور شیطانی سوچیں

۱) کبھی کہنے والا یہ کہتا ہے میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اللہ مجھے معاف کردے گا؟

۲) میرے گناہ بہت زیادہ ہے اور اتنے گھناؤنے ہیں کہ وہ نا قابلِ معافی ہیں۔

جواب: معافی آپ نے نہیں دینی اللہ نے معاف کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ؛

''اے ابن آدم اگر تمھارے گناہ آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا''۔

حدیث:) ایک شخص حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے ہر قسم کے گناہ کر ڈالے نہ چھوٹے چھوڑے نہ بڑے تو کیا توبہ کی گنجائش ہے؟ آپﷺ نے پوچھا ''کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟'' اس نے کہا جی ہاں اور کلمہ شہادت پڑا، آپﷺ نے فرمایا: ''اچھے کام کرو اور برے کام چھوڑ دو اللہ تمہاری برائیوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔'' وہ کہنے لگا میری فریب کاریاں اور نافرمانیاں بھی؟ آپﷺ نے فرمایا ''ہاں'' اور وہ مسلسل تکبیر کہتا ہوا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

یاد رکھیں گناہ کر لینے سے انسان تباہ نہیں ہو جاتا بلکہ اصل تباہی توبہ نہ کرنے کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر آپ نیکی کے راستے پر چلتے چلتے گر پڑے تو وہ اصل گرنا نہیں دوبارہ نہ اٹھنا اصل گرنا اور تباہی ہے ہزار بار بھی اگر گریں تو ہزار بار اٹھیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے کی تعداد پر کوئی حد نہیں لگائی سوائے موت کے۔

سفر کا آغاز

جب بندے نے تینوں شرطوں کو پورا کر لیا یعنی عقیدہ کی درستگی، فقہ کے ضروری مسائل سیکھ لینا اور گزشتہ زندگی میں جو اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق میں کمی کوتاہی ہوئی اس کی تلافی کرنے کے بعد اس راستے پر مسلسل چلنے کے لیے ایک اور جزیا شرط، اس کو آپ چوتھی شرط بھی کہہ سکتے ہیں۔

چوتھی شرط

مجاھدہ اور استقامت

مجاھدے کا مطلب ہے کوشش کرنا اور اپنی خواہش کو ہمت کر کے دبا دینا۔ استقامت کا مطلب اپنا سفر مسلسل جاری رکھنا چاہے دل لگے یا نہ لگے، حالات موافق ہوں یا مخالف لیکن نیک اعمال کرتے رہنا اور گناہوں سے بچتے رہنا۔

یہ بات ظاہر ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس نے شیطان، نفس اور دنیا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ لازمی بات ہے کہ شیطان اور اس کی فوج رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کریں گی اپنا نفس بھی مخالفت کرے گا دنیا والے بھی مخالفت کریں گے۔ اب اگر یہ بندہ تھوڑی مشکل برداشت کرنے اور کوشش کرنے کے لیے تیار نہیں تو گویا اس نے شیطان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ اب ناکامی ہی اس کا مقدر ہوگی اور جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا، اگر اس بندے نے اپنا رویہ نہ بدلا۔

مجاھدہ اور استقامت اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا کی طرف پرواز کرنے کے لیے دو پروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر پَر نہیں تو پرندہ کسی طرف اُڑ نہیں سکتا۔ مجاھدے کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ اس بندے کے لیے ہدایت کے کئی دروازے کھولے گا۔

تمنا اور ارادے میں فرق

تمنا

میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور میں اسکا دوست بن جاؤں لیکن اسکی قیمت اور اسکے لئے قربانی دینے کے لیے تیار نہیں۔

ارادہ

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے میں پوری کوشش کروں گا اور اپنی خواہشات کو قربان کر دوں گا۔ یعنی جسم، دماغ، دل اور نفس کو گناہوں سے پاک کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ خوبیوں اور اخلاق سے اپنے جسم، دل اور دماغ کو سجاؤں گا۔

اخلاص

اس سارے سفر کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے اگر بندے کا مقصد کچھ اور ہے مثلاً لوگوں کی نظروں میں عزت حاصل کرنا، پیسے کمانا یا شہرت حاصل کرنا تو پھر اس سارے سفر کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ انسان کی ساری محنت اور مشقت ضائع ہو جائے گی اور قیامت کے دن ثواب کی بجائے سخت پکڑ ہو گی۔ اس لیے کہ یہ بندہ عبادت دوسروں کے لیے کرتا رہا جو ایک قسم کا چھوٹا شرک ہے۔ اس لیے نیت کا خالص اور ٹھیک ہونا نہایت ضروری ہے، درست نیت یہ ہے کہ میں یہ سارے اعمال، ذکر، عبادات اور گناہوں سے پرہیز کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور میں جہنم سے بچ کر جنت میں چلا جاؤں۔ لوگ چاہے خوش ہوں یا نہ، عزت کریں یا نہ کریں، پیسہ ملے یا نہ ملے اور شہرت ملے یا نہ ملے اس کی پرواہ اللہ کے خالص بندے کو نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی نیت سے اگر عمل چھوٹا ہو اور چاہے کم وقت میں کیا گیا ہو اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیں گے اور آخرت میں وہ ایک عمل بھی ذریعہ نجات بن سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف میں بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی بخشش ایک کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے ہو گئی۔ اس کے برعکس حدیث شریف میں یہ بھی بیان ہے ایک بندے نے جہاد میں اپنی جان قربان کر دی لیکن قیامت والے دن اس کو جہنم میں پھینکا جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جان اس لیے دی کہ تمھیں لوگ بہادر کہیں اور تمھاری شہرت ہو تو وہ دنیا میں تمھیں حاصل ہو چکی اب میرے پاس تمھارا کوئی اجر نہیں ہے کہ میرے لیے تم نے یہ عمل کیا ہی نہیں تھا۔

اخلاص اور اونچے درجات کے بارے میں ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ

کئی لوگ جب دین کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کرنے کے لیے اعمال اور مجاہدات شروع کرتے ہیں ان کو علم نہ ہونے کی وجہ سے شیطان اور نفس ایک غلط فہمی میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ جب کسی روحانی سلسلے میں یعنی طریق میں داخل ہو کر ذکر و فکر، تزکیہ اور شریعت و سنت کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں یہ تمنا انگڑائی لینا شروع کرتی ہے کہ ہمیں بھی اونچے درجے کے اولیاء اللہ کی طرح مکاشفات و کرامات حاصل ہو جائیں۔ نہیں تو کم از کم کوئی اچھا خواب ہی آ جائے یا ذکر و مراقبہ میں کوئی نور اور رنگ نظر آنے لگے۔ جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ بددل ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہم مردود ہیں۔ اس کے نتیجے میں بعض دفعہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے کو چھوڑ کر دوبارہ شیطانی راستے کو اختیار کر لیتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ان کو صحیح راستہ دکھا دے۔

ان لوگوں کی نیتیں درست نہیں ہوتیں اور ان کی عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہوتی بلکہ ان کرامات اور مکاشفات کے لیے ہوتی ہے۔ یہ عبداللہ کی بجائے عبدالکرامت، عبدالکشف، عبدالخواب اور عبدالمزہ بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لیے ایک بہت ہی سبق آموز اور اہم واقعہ یہاں لکھا جا رہا ہے۔ اس کو غور سے پڑھیں اور نیتیں درست کر لیں۔

ایک بہت اہم واقعہ

یہ ۱۷ رجب ۹۳۱ ہجری پیر کے دن کی بات ہے کہ امام عبدالوہاب شعرانیؒ جو کہ ایک بہت بڑے ولی اور عالم باعمل گزرے ہیں اپنا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ اس دن میرے دل میں اولیاء اللہ کے مقامات کی طلب اور شوق کا جذبہ بڑی قوت کے ساتھ جوش زن ہوا یعنی مقامات اولیاء کی خواہش دل میں پیدا ہوئی کہ ایسے بلند مقامات، احوال، علوم لدنیہ اور باطنی آنکھ سے دوسرے جہانوں کا مشاہدہ مجھے بھی نصیب ہوتا۔ میں اپنے آپ کو بہت چھوٹا اور حقیر سمجھنے لگا اور اس خیال کی وجہ سے میری زندگی تلخ ہوگئی، دل تنگ ہوگیا کہ اس میں خدا کی تقسیم پر رضامندی نہیں پائی جاتی۔ یہ تو گویا اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض ہے کہ مجھے ایسے مقامات اور احوال کیوں نہ عطا کئے۔ اس کے نتیجے میں مجھے فکر لاحق ہوئی کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی وجہ سے میں بے ایمان ہوکر نا مر جاؤں۔

مجھ پر اتنی پریشانی چھا گئی کہ میرے ہوش گم ہو گئے اور میں منہ اٹھا کر ایک طرف کو نکل گیا یہاں تک کہ مصر کی قدیم آبادی جو نسطاط کے نام سے مشہور ہے جا پہنچا اور میں ایک روضہ کے مقابل پریشانی کی حالت میں بیٹھ گیا اس وقت مجھ پر ایک حالت غنودگی کی یعنی بیداری اور نیند کی درمیانی حالت طاری ہوئی اور ایک غیبی آواز مجھے سنائی دینے لگی لیکن جسم یا کوئی بندہ نظر نہ آتا تھا اللہ جانے وہ فرشتہ تھا یا کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی بہر حال وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرما رہے تھے:

''میرے بندے اگر میں تجھ کو تمام کائنات کے بارے میں علم دے دوں یہاں تک کہ ریت کے ہر ذرے کی تعداد اور اس کے ہر ذرے کا نام اور تمام نباتات یعنی درختوں، پودوں اور گھاس کی قسموں اور ان کے نام اور ہر ایک کی عمر بتلا دوں اور حیوانات اور جانوروں کی قسمیں ان کے نام اور ان کی عمریں اور تمام وحشی جانوروں اور پرندوں اور تمام زمین کے کیڑے مکوڑوں اور مچھلیوں اور زمین پر چلنے والے تمام جانداروں کا نسب اور ان کی پہلی پیدائش کی حالت تک بتا دوں۔ آسمانوں اور ان میں رہنے والے ملائکہ، مخلوق اور فرشتوں کے نام، عمریں، مقامات اور آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت اور عجائبات یہاں تک کہ جنت اور جنت میں رہنے والے ملائکہ، حور وغلمان، محلات، باغات اور جو کچھ جنتوں میں ہے اس کا علم دے دوں اور جو کچھ دوزخ اور اس کے اندر چھپا ہوا ہے سب تجھ پر منکشف اور روشن کر دوں عرش اٹھانے والے فرشتے اور عرش عظیم تیری نظر کے سامنے کر دوں تیری دعا سے بارش نازل کر دوں، تیرے ہاتھوں سے مردہ زندہ کر دوں اور ان کے علاوہ جس قدر کرامتیں میں نے اپنے سب بندوں کو عطا کی ہیں وہ سب تیرے ہاتھ پر ظاہر کر دوں تو ان سب باتوں سے میری بندگی اور عبدیت قرب اور رضا کے کسی درجے پر بھی تو نہ پہنچے گا۔

عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ ابھی یہ کلام ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ میرے دل میں مقامات اولیاء میں سے کسی مقام کی اور نہ ہی دنیا میں کسی مقام ومرتبہ کے حاصل ہونے کی ہوس رہی اور نہ آخرت میں غرض جب وہ خواہش بالکل جاتی رہی اور دل کو خالص اخلاص حاصل ہوا تو میں نے ایک ایک بال اور خون کے قطرے کے ساتھ اس عطا پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر کیا۔

(الانوار والقدسیہ فی بیان آداب العبودیہ، صفحہ نمبر ۱)

(یہ الہام اور واقعہ لفظاً نہیں لکھا گیا بلکہ شرح کے ساتھ مفہوم مضمون کو بیان کیا گیا ہے)

فائدہ:

اس واقعے کو دوبارہ پڑھیں اور اپنی نیت اور عمل اس کی روشنی میں درست کرلیں اور وہ یہ کہ بندے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونا چاہیئے نا کہ وہ چیزیں اور علوم جو اوپر لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کیسے حاصل ہوگی اس کے لیے دو چیزیں اختیار کریں پہلی ظاہر اور باطن سے سنت کی پیروی اور شریعت پر استقامت اور دوسری کہ دل و دماغ میں اس خیال اور یقین کو بسانا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میرے ساتھ ہے ہر بات اللہ تعالیٰ سن رہا ہے اور میرے اعمال اور خیالات کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق کوشش کریں۔ اگر اس کے ساتھ اچھے خواب، کرامات و مکاشفات ظاہر ہوں تو ان کو محمود یعنی اچھا سمجھے لیکن مقصود نہ جانے۔ اور اگر نہ ہوں تو کوئی فکر و نقصان کی بات نہیں۔ اے عزیز! جان لے کہ شیطان اور دجال کو ایسی بہت سی طاقتیں حاصل ہوں گی لیکن ان کی وجہ سے وہ بال برابر بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکیں گے۔

اخلاص حاصل کرنے کا طریقہ

جو بھی نیک عمل کریں گہرائی سے یہ سوچیں کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر مجھے نہ نفع پہنچاسکتی ہے اور نہ ہی نقصان۔ میں یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کروں گا اس لیے کہ اس کے قبضہ قدرت میں عزت، ذلت، نفع، نقصان، زندگی اور موت ہے۔ ہر عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کریں۔ اسی طرح اس عمل کے دوران بھی اپنی نیت ٹٹول لیں کہ بدل تو نہیں گئی اور آخر میں عمل ختم کرنے سے پہلے پھر اپنی نیت کو جانچ لیں اگر بدلے تو پھر دوبارہ درست کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں۔

پہلا مرحلہ

سات اعضاء کا تقویٰ

پہلے مرحلے میں جسم کے سات حصوں کو گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بندے اکثر انہی سات حصوں سے یا اچھے کام کرتے ہیں اور یا برے کام جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱) زبان ۲) کان ۳) آنکھیں ۴) پیٹ ۵) ہاتھ ۶) پاؤں ۷) شرمگاہ

جب بندہ کسی حصے سے بھی گناہ کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔ اگر انسان توبہ نہ کرے تو آہستہ آہستہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور انسان حق و باطل اور نیکی و بدی کی تمیز کھو بیٹھتا ہے اس لئے کہ دل اندھا ہوجاتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ ایک ایک کرکے اپنے ان جسم کے حصوں کو گناھوں سے بچائے۔ اگر سب کو ایک ہی دفعہ بچاسکتا ہے تو اس کو طریق کے دوسرے مرحلے کا آغاز کردینا چاہیے۔

پہلے توبہ کی شرطوں کے ساتھ مثلاً زبان کے گناہوں سے توبہ کرے اور اس کے بعد دی گئی شیٹ جس پر زبان کے متعلق گناہ لکھے

ہوئے ہیں ایک مہینے کے لیے استعمال کرے۔ اگر شام تک اپنی زبان کو گناہوں سے محفوظ رکھ لے تو شیٹ پر پہلے دن کے کالم پر نشان لگا دے۔

اسی طرح اپنا مجاہدہ اور کوشش جاری رکھے یہاں تک کہ تیس دن تسلسل کے ساتھ پورے ہو جائیں۔ اگر ساتویں یا کسی دن جان بوجھ کر زبان کے کسی گناہ میں ملوث ہو گیا تو پھر توبہ کے دو نفل پڑھ کر توبہ کرے شرطوں کے ساتھ اور پھر پہلے دن سے شروع کرے۔

جب تیس دن مکمل ہو جائیں گے تو پھر کانوں کے متعلق شیٹ شروع کرے۔ اب گویا بندہ زبان اور کانوں کو ایک ہی وقت میں گناہوں سے بچا رہا ہے اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے قریب ہو رہا ہے۔

اسی طرح ساتوں شیٹیں مکمل کرے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص برے کام کرتا ہے، پھر اچھے کام کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے تنگ زرہ (لوہے کا جنگی لباس) پہن رکھا ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس (زرہ) کا ایک حلقہ کھل جاتا ہے اور دوسری نیکی کرتا ہے تو دوسرا حلقہ کھل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ آزاد پھرنے لگتا ہے۔'' (مسند احمد: ۴/ ۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے باغ میں ایک عورت مل گئی تھی۔ میں نے اس کے ساتھ جماع کے سوا جو کچھ ہو سکتا تھا کیا۔ میں نے اس کا بوسہ لیا اور اس سے بغل گیر ہوا، اس کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اب میرے ساتھ آپ جو چاہیں سلوک کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ بھی نہ کہا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا اسے خود بھی اپنا پردہ رکھنا چاہیے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: ''اسے میرے پاس بلاؤ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے بلا لائے تو آپ ﷺ نے اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی: ''دن کے دونوں سروں (صبح اور شام) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز ادا کیا کرو۔ بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔'' حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی (ﷺ)! کیا یہ بات صرف اس اکیلے کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رعایت سب لوگوں کے لیے ہے۔'' (مسند احمد: ۱/ ۴۴۹)

پہلا مرحلہ
سات اعضاء کا تزکیہ

زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور اعضائے شرم وحیا

1
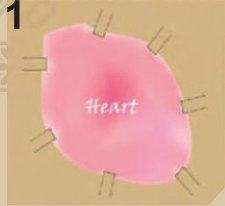
دل کی حالت جب بندہ پیدا ہوتا تھا۔

2
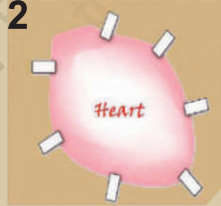
جب دل میں ایمان کا نور داخل ہوتا ہے۔

3
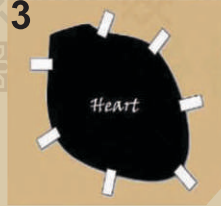
جب دل میں کفر داخل ہوتا ہے۔

4
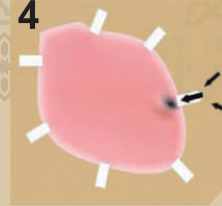
جب انسان گناہ کرتا ہے کسی بھی جسم کے حصے سے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔

5

جب بندہ توبہ نہیں کرتا اور مسلسل گناہ کرتا جاتا ہے تو سارا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ اب دل نیکی اور بدی میں فرق نہیں کر سکتا۔

6

جب بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے مثلاً ذکر، نماز اور تلاوت وغیرہ تو دل میں کچھ نور پیدا ہوتا ہے

7
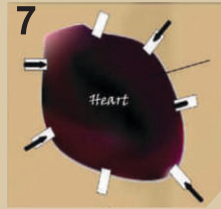
نیک اعمال کے ساتھ اگر بندہ اپنے جسم کے حصوں کو گناہوں سے نہ روکے تو ظلمت اور گندگی دوبارہ دل میں آجاتی ہے اور اس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جس میں وہ پہلے تھا۔

8
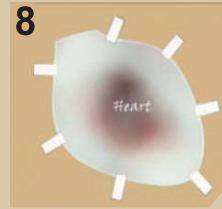
اگر انسان ایک ہی مرتبہ سات اعضاء کو گناہوں سے روک لے تو بھی یہ حالت مسلسل قائم نہیں رہتی کیونکہ ابھی ایمانی اور روحانی قوت کمزور ہے۔

9

عارضی طور پر سات اعضا کو گناہوں سے بچانے کے بعد جب بندہ اس حالت پر قائم نہیں رہتا تو دل پھر پہلی زنگ آلود حالت میں آجاتا ہے۔

10
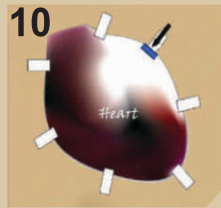
جب بندہ اس طریق کے مطابق اپنے ایک حصے کی مسلسل حفاظت کرتا ہے تو وہاں سے گناہ کی ظلمت اور گندگی داخل ہونا بند ہو جاتی ہے اور دل میں نیک اعمال کا نور قائم رہتا ہے

11
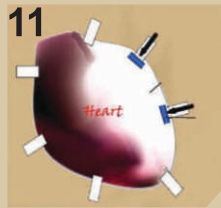
اسی طرح تیس دن مکمل پابندی کے بعد بندہ دوسرے حصے کو مثلاً کان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو دل اور روشن ہو جاتا ہے۔

12
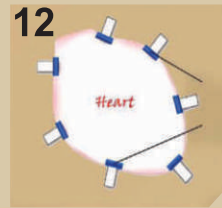
جب بندہ ہاتھ، پاؤں، زبان، کان، آنکھ، پیٹ اور شرمگاہ کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو سارا دل نیک اعمال سے روشن ہو جاتا ہے۔

جسم کے سات حصوں کے گناہ
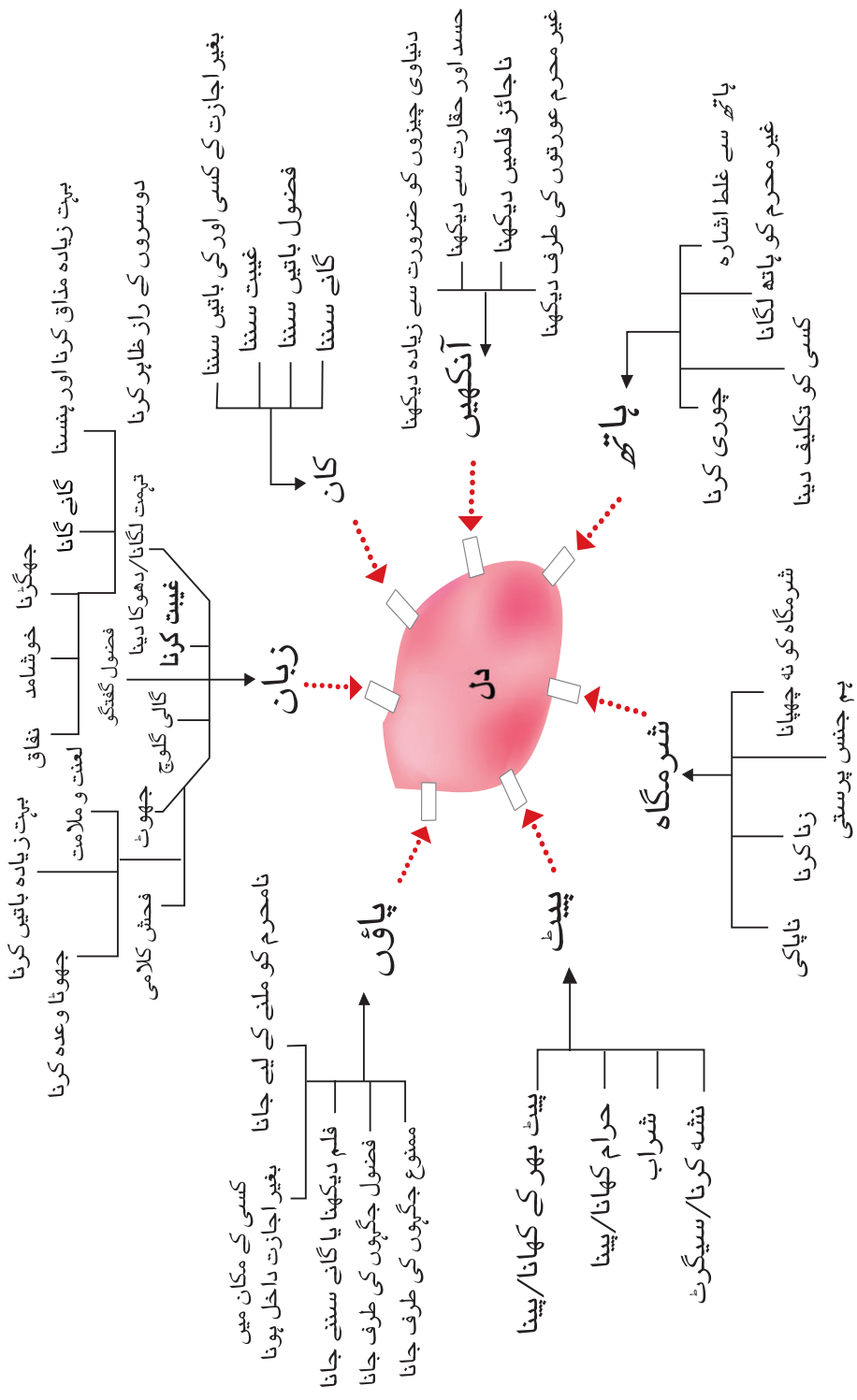
دوسرا مرحلہ

(خیالات اور سوچوں کی پاکی)

انسان جسم کے سات اعضاء سے گناہ تب ہی کرتا ہے جب گناہ کی سوچ اس کے دماغ میں آتی ہے اور وہ دل سے اس کا ارادہ کرتا ہے۔ گناہ ایک چھوٹی سی چنگاری کی شکل میں چھوٹی سی سوچ ہوتی ہے۔ اس وقت اس کو بجھانا آسان ہے اور اگر وہ شعلوں کی صورت اختیار کر لے تو پورے دل و دماغ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور پھر انسان کا اعضا یعنی جسم کا حصہ وہ کام کر گزرتا ہے۔

اس مرحلہ میں دس درجے ہیں۔ اس میں طالب کو عملی طور پر تیس تیس دن کی مشقوں کے ذریعے سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح دماغ کو شیطانی اور برے خیالات سے پاک رکھ سکتے ہیں اور اگر برے خیالات آجائیں تو ان کو کیسے ختم کرنا ہے۔

اگلے درجوں میں پھر یہ سکھایا جاتا ہے کہ انسان کی سوچ اللہ کی یاد میں کس طرح رہ سکتی ہے۔ آخرکار جو بندہ یہ دس درجے مکمل کر لے تو اس کی سوچیں پاک ہو جاتی ہیں۔ وہ مثبت ذہن رکھنے والا انسان بن جاتا ہے اور اس کی فکر اور سوچ کا تعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔

جب انسان گناہ کی سوچ ہی نہیں سوچے گا تو اس کے لیے گناہ سے بچنا آسان ہو جائے گا اور بندہ کو اللہ کا مزید قرب ملے گا۔

دوسرا مرحلہ
خیالات اور سوچوں کو پاک کرنا

خیالات اور سوچوں کی پاکی

(تزکیہ خواطر)

پہلا درجہ

کوئی برا خیال اور سوچ خود نہ لانا اور اگر شیطان و نفس کی طرف سے آجائے تو اس کو آگے نہ بڑھانا بلکہ اللہ کی پناہ مانگ کر سوچ کو اللہ، اس کے رسول ﷺ، آخرت یا کسی جائز دنیاوی کام کی طرف لے جانا۔ اس خیال سے لڑے نہیں اس سے وہ اور زیادہ آئے گا۔

مثال: کسی کو برائی کرنے کا خیال آ گیا۔ اب وہ دعا کرے کہ اے اللہ اس برے خیال یا وسوسہ سے میری حفاظت فرما (**اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡم**) اس کے بعد اپنی سوچ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے علم کی طرف لگا دے کہ اللہ تعالیٰ کو اس برے خیال کا علم ہے اور وہ مجھے عذاب دینے کی قدرت رکھتا ہے یا پھر اپنے کسی جائز کام کی طرف سوچنا شروع کر دے۔

یہ دعا بھی پڑھے

اٰمَنۡتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ (میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا)۔

دوسرا درجہ

انسان کو نماز، تلاوت اور ذکر اللہ کی یاد دلاتے ہیں اور دنیاوی کام اور مشاغل اکثر اللہ کے دھیان سے غافل کر دیتے ہیں۔ ہر دنیاوی کام میں نفع اور نقصان ہونے کا امکان ہے اور نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس درجہ میں بندہ ہر بڑے دنیاوی کام سے پہلے دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اس کے شر اور برائی سے میری حفاظت فرما اور اس کے ذریعے مجھے فائدہ پہنچا۔ گویا ہر دنیاوی کام اور مشغلہ جو عام طور پر انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتا ہے اس مشق سے ہر کام بندے کا رابطہ اللہ سے جوڑ دیتا ہے۔

مثالیں:

۱) جب انسان کام کے لیے گھر سے باہر نکلے تو دل سے یہ دعا کرے اے اللہ میرے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھنا، میرے کام میں برکت دینا اور دوسروں کے شر سے میری حفاظت کرنا۔

۲) جب کوئی مصیبت آجائے تو دل سے دعا کرے اے اللہ مجھے صبر عطا فرما اور اس مصیبت کو مجھ سے دور فرما اور میرے گناہوں کا کفارہ بنا۔

تیسرا درجہ

اس درجہ میں دل و دماغ میں یہ تصور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے اور جب بھی کوئی جائز کام دنیاوی ہو یا دینی کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگے اور پھر اس کام کو اللہ کا نام لے کر شروع کرے جب بھی بھول جائے تو دوبارہ خیال اس طرف

لے آئے۔ پہلے بڑے بڑے کاموں سے شروع کرے اور آہستہ آہستہ چھوٹے کاموں کے متعلق بھی یہی طریقہ اختیار کرے۔ جب کسی کو یقین ہوتا ہے کہ میرے ساتھ کوئی بہت بڑی ہستی موجود ہے تو فطری طور پر انسان جائز امور میں بھی اجازت مانگتا ہے۔

مثال: نماز، ذکر، تلاوت، کھانے، سونے اور ہر کام سے پہلے دل میں عرض کرے اے اللہ مجھے اس کام کی اجازت عطا فرما اور اس میں برکت عطا فرما۔

چوتھا درجہ

اس درجہ میں جب حضوری یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا دھیان جم جائے تو چالیس مسنون یعنی جس طرح اور جن الفاظ سے ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو یاد فرمایا تھا اس طریقہ کی اتباع کرے۔

مثال: جن کاموں کے ساتھ اکثر واسطہ پڑتا ہے ان کی مسنون دعائیں یاد کرے اور مناسب وقت پر حضوری کے ساتھ ان کی تلاوت کرے مثلاً کھانا پینا، سونا، گھر سے باہر نکلنا، بازار جانا، کپڑے پہننا اور محنت مزدوری اور تجارت وغیرہ کے متعلق حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی دعائیں پڑھے۔

پانچواں درجہ

اس درجہ میں مسلسل دھیان اللہ کی طرف لگائے رکھے اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت، ہر جگہ مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر وقت، ہر جگہ اور ہر بات سن رہا ہے۔ جو وقت غفلت یعنی بھول میں گزرے اس کو دی گئی شیٹ یا کاغذ پر لکھ لے تاکہ پتا چل سکے کہ چوبیس گھنٹے میں کتنا وقت حضوری میں اور کتنا وقت غفلت میں گزرا۔

چھٹا درجہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ ''زمین و آسمان اور مخلوق کو تخلیق یعنی پیدا کرنے میں نشانیاں ہیں۔'' یہ نشان خالق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس درجہ میں بندہ اردگرد کی مخلوق اور حادثات اور واقعات میں غور کرے کہ کس طرح یہ مخلوق اور واقعات اس کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ روزانہ سات ایسے سبق اور عبرت کی باتیں لکھا کرے۔

مثال: آپ کے سامنے یا آپ خود بیمار ہو گئے تو یہ اشارہ ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور بیماری اور شفا اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور مزید یہ کہ انسان کس طرح دنیوی مشاغل کے بہانے بنا کر نماز اور دینی کاموں میں سستی کرتا ہے، اب بھی تو وہ سارے کام چل رہے ہیں۔ جس طرح میں بیمار ہو گیا اور پتہ بھی نہ چلا اسی طرح موت بھی اچانک آ سکتی ہے۔ کیونکہ یہ سارے امور اور معاملات اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اس لیے اس کی طرف دھیان کرے اور اس کے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔

ساتواں درجہ

(مثبت اور اچھی سوچ)

اس درجہ میں بندے کے ذہن اور سوچ کو مثبت بنانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔مثبت سوچ سے انسان کو نفع ہوتا ہے اور اس کو اللہ کا مزید قرب ملتا ہے اس کو حسن ظن اور نیک گمان بھی کہتے ہیں اس کی کئی قسمیں مثلاً

۱) اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

۲) اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین کے ساتھ۔

۳) مسلمانوں کے ساتھ۔

انسان کی زندگی میں مختلف واقعات پیش آتے ہیں اور مختلف لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے کسی حادثے میں نقصان ہو جاتا ہے اور کسی انسان سے بعض مرتبہ دکھ تکلیف پہنچتی ہے۔اس درجہ میں انسان حادثے اور واقع کا اچھا پہلو دیکھتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

مثال:

۱) آپ مشکل میں ہیں اور کسی نے آپ کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔اب بجائے بغض ونفرت رکھنے سے بندہ یہ سوچے کہ اگر وہ بندہ میری مدد کرتا تو اس کا احسان ہوتا نہ کہ میرا حق ہے کہ ضرور وہ میری مدد کرے اور یہ سوچے کہ شاید وہ خود کسی مشکل میں ہے یا اس کے پاس مدد کرنے کا سامان نہیں۔اس طرح اپنے دل میں نفرت اور بغض نہ آنے دے بلکہ اس کے لیے دعا کرے۔

۲) آپ کہیں جا رہے تھے راستے میں گاڑی خراب ہو گئی۔اب بجائے اس کے سوچے ایسا کیوں ہوا میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟ اور ساتھ ہی اپنے ہمسفروں کے ساتھ الجھے اور تلخ باتیں کرے وہ یہ سوچے کہ اللہ کا فضل ہے کہ ہزاروں مرتبہ میرے سفر میں گاڑی نہیں خراب ہوئی۔اگر میں نے کوئی بے احتیاطی نہیں کی تو شاید اس میں اللہ کے علم میں ہمارے لیے خیر ہو اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی مصیبت سے بچایا ہے۔کیونکہ غصے اور چڑچڑے ہونے سے کوئی کام سنورے گا تو نہیں بلکہ اور بگڑ سکتا ہے۔

آٹھواں درجہ

اس درجہ میں بندے کو اس امر کی مشق کرائی جاتی ہے کہ زندگی میں ہونے والے حادثات و واقعات اور انسانوں کے رویے کے بارے میں بندہ منفی اور غلط سوچ کو نظر انداز کرے اور اگر غیر ارادی طور پر آجائے تو اس کو دل میں بٹھائے نہیں بلکہ مثبت اور اچھی سوچ کے ذریعے اس کو ختم کر دے۔

مثال: دنیاوی نعمتوں کے اعتبار سے ان لوگوں کے مال و دولت پر غور نہ کرے جن کے پاس آپ سے زیادہ ہے بلکہ ان لوگوں کو دیکھے جو آپ سے بھی کم مال و رزق پر گزارا کرتے ہیں۔اسی طرح دینی نقطہ نظر سے اپنے سے زیادہ نیک لوگوں کے متعلق سوچے نہ کہ جو آپ سے بھی زیادہ گناہوں میں مشغول ہیں۔

نواں درجہ

(محبت ذات محمدی ﷺ اور آپ ﷺ کی سنت کی اتباع)

اس درجہ میں بندہ کو چاہیے کہ وہ حضور ﷺ کی سیرت اور حلیہ کا مطالعہ کر کے اپنا خیال ہر وقت حضور ﷺ کی طرف لگائے رکھے کہ انہی کی محبت اور اتباع سے مجھے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ اس کے ساتھ ظاہر طور پر حضور ﷺ کی سنت کی پیروی تمام امور میں کرے اس طرح کہ اگر حضور ﷺ میرے ساتھ ہوتے تو جس طرح میں رات اور دن گزارتا بس اسی طرح گزارنے کی کوشش کرے۔ مثلاً سونے جاگنے، کھانے پینے، لباس، کام کاج اور اخلاق اور رسول ﷺ کی پیروی کرے اور خیال کی دنیا میں یہ سوچے کہ حضور ﷺ اس کام کو کس طرح کرتے تھے۔

دسواں درجہ

(حضور مع اللہ)

اس درجہ میں پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف کرے اور ساری زندگی، رات اور دن اس طرح گزارے کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہے ہیں اور میں حقیقتاً اس طرح عمل کروں جس طرح میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کرتا۔ اس درجہ میں دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے ایک خیال اور دھیان اللہ کی طرف اور دوسرا اس کے مناسب عمل۔

تیسرا مرحلہ

جسم اور جسم کے سات حصوں اور دماغ کو گناہوں سے پاک کرنے کے باوجود کچھ گناہ ایسے ہیں جو نظر نہیں آتے لیکن وہ بہت خطرناک ہیں اور انسان کو جہنم میں لے جا سکتے ہیں وہ حسد، بغض، دکھاوا، تکبر، دنیا کی محبت، شہرت کی محبت اور بخل وغیرہ ہیں۔

یہ بری صفات انسان کے دل میں ہوتی ہیں جو نظر نہیں آتی ہیں۔ اس مرحلے میں ان بری صفات کو بدل کر ان کی جگہ اچھی صفات مثلاً صبر، شکر، تواضع، محبت الٰہی، زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی سے قلب کو سجایا جاتا ہے۔

انسان کی چار حالتیں

انسان کی یہ ساری زندگی صرف چار حالتوں میں گزرتی ہے۔

۱) حالت اطاعت ۲) حالت گناہ ۳) حالت نعمت ۴) حالت مصیبت

اس مرحلہ میں انسان کو ان چاروں حالتوں کا درست ردعمل سکھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی ساری زندگی آخر کار نعمت بن جاتی ہے اور بندے کو پاک زندگی یعنی حیاتِ طیبہ نصیب ہوتی ہے۔

۱) اطاعت کا درست ردعمل، عاجزی، بندگی (عبدیت وعبودیت) اور اخلاص۔

۲) گناہ کا درست ردعمل، ندامت، شرمندگی، استغفار اور توبہ۔

۳) نعمت کا درست ردعمل، شکر اور نعمت دینے والے کی طرف نسبت کرنا۔

۴) مصیبت کا درست ردعمل، صبر اور گناہوں سے رکنا اور اللہ کی طرف رجوع۔

ان میں سے ہر ایک کے دس درجے ہیں جس میں طالب کو عملی، ذہنی اور روحانی طور پر مشق کرائی جاتی ہے۔
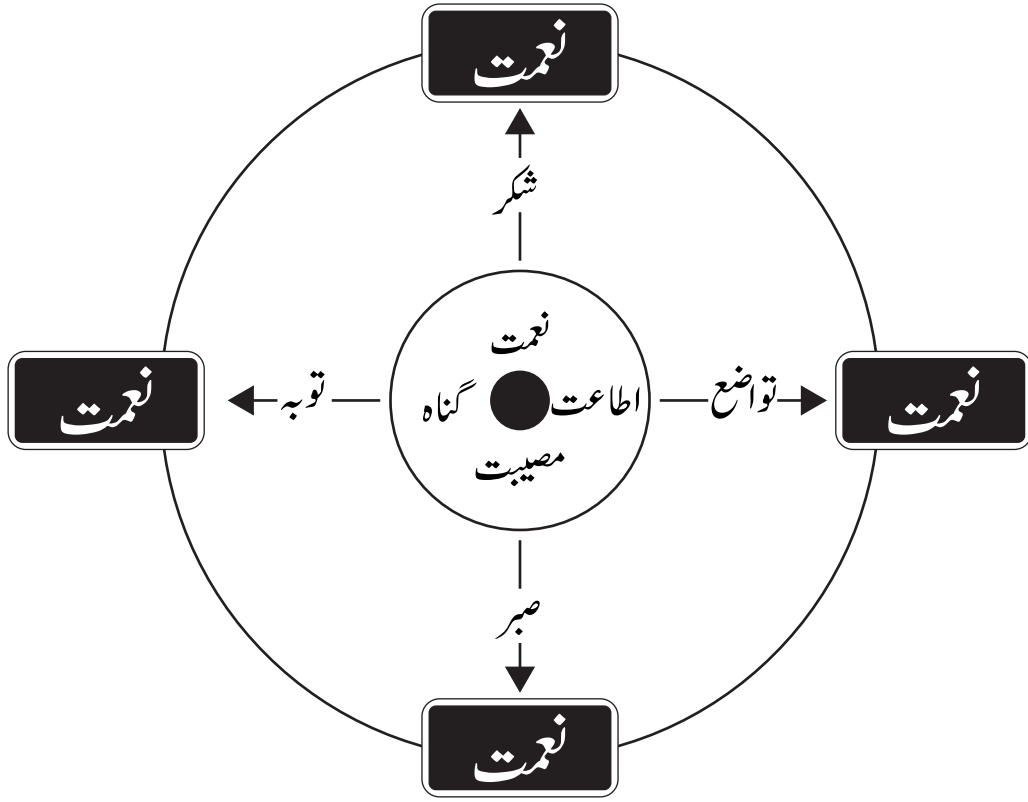
اس خاکے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان چار حالتوں میں درست ردعمل اختیار کرنے سے انسان کی کل زندگی نعمت بن جاتی ہے۔

تیسرا مرحلہ
قلب اور نفس کا تزکیہ

چوتھا مرحلہ

قرب ورضائے الٰہی اور قلب وباطن کی نورانیت

اطاعت مرشد (فنافی الشیخ):

جب بندے کا عقیدہ درست ہو، ضروری فقہ کے مسائل سے واقف ہو جائے، گزشتہ گناہوں اور حقوق کی خلاف ورزی کی تلافی کرے، سات اعضاء، دماغ کی سوچوں اور دل کو بری صفات سے پاک کر کے اخلاق حمیدہ یعنی اچھی صفات کے ساتھ بدل دے تو اب طالب کا برتن صاف ہو چکا ہے۔

اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس کا قلب و باطن معرف الٰہی کے ساتھ روشن ہو اور اس کی روح پر اللہ کے قرب اور رضا کی نورانی ہوائیں چلیں۔ اس مرحلہ میں طالب پہلے مکمل طور پر اپنے شیخ اور مرشد کی تعلیمات اور اقوال کی مکمل پیروی کر کے مرشد کے احوال ومقامات سے حصہ پاتا ہے اور اس کی ذات میں گویا فنا ہو جاتا ہے یعنی اب یہ اپنے شیخ کی کامل اتباع کرتا ہے۔

اطاعت ومحبت رسول ﷺ (فنافی الرسول ﷺ)

شیخ کی اتباع کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ طالب اپنے آپ کو سید الوجود حضرت محمد ﷺ کے اقوال، افعال، احوال ومقامات اور ذات محمدی ﷺ کے چشموں کے پاس پاتا ہے اور ان سے اپنی حیثیت کے مطابق سیراب ہوتا ہے جس کو اصطلاح میں فنافی الرسول کہتے ہیں۔

اطاعت ومحبت الٰہی میں فنائیت (فنافی اللہ)

جب طالب اپنی صلاحیت کے مطابق حضور ﷺ کی مکمل اتباع کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ پھر یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے اقوال اور ارشادات کی پیروی میں بھرپور محنت کرتا ہے اور ''تخلیق باخلاق اللہ'' کی منزل سے گزر کر اپنی ہستی کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور پھر مسلسل معرفت الٰہی، محبت الٰہی، قرب الٰہی اور رضائے الٰہی کے قدسی دریاؤں سے بقدر حیثیت سیراب ہوتا رہتا ہے۔ اب اس کا ظاہر و باطن محبت اور اتباع رسول ﷺ سے روشن ہوتا ہے اور قلب اور باطن اللہ کے حضور ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ اب اس کو ''حضور مع اللہ'' اور ''احسان'' کے مقامات کے حاصل ہونے کی ابتدا ہوتی ہے۔

مقام دعوت

جب سالک اس منزل پر پہنچتا ہے تو اس کے ذمہ دو کام رہ جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود جہاں تک پہنچا ہے اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہے اور دوسرا یہ کہ اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق وہ خدا کی مخلوق کو اللہ کی اطاعت اور بندگی کی طرف بلائے۔ اپنی ذات سے ابتدا کرے پھر رشتے داروں، برادری، محلّہ، ملک اور ساری دنیا کو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دے۔

امیداورخوف (خوف ورجا)

جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو بس پھر اللہ کی رضا کی، اس کے قرب کی اور آخرت میں نجات کی امید رکھے اور اپنی کمی کوتاہیوں کی وجہ سے ڈرتا بھی رہے کیونکہ اللہ کی عبادت جس طرح کہ اس کا حق ہے بندہ نہیں کرسکتا۔ اب بندہ اپنے باطن میں حضور مع اللہ اور ظاہر میں سنت کے ساتھ دو پَروں کے ذریعے اللہ کے قرب و رضا کی طرف مسلسل اڑتا رہتا ہے ایک پَر امید ہے یعنی اللہ کے فضل اور رحمت سے اور دوسرا پَر خوف ہے یعنی اپنے اعمال اور عبادت میں کمی کوتاہی پر۔

اللہ پر توکل

اب بندے کو چاہیے کہ جب وہ اپنی طاقت کے بقدر محنت کر رہا ہے اس محنت اور عبادت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں دل سے ہر وقت عرض گزار رہے کہ اللہ میں آپ کے فضل اور رحمت سے ہی آپ کی رضا اور قرب حاصل کرسکتا ہوں نہ کہ صرف اپنی محنت اور اعمال سے۔ جو اللہ کے فضل اور رحمت سے امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ فضل و رحمت والا معاملہ فرماتے ہیں۔

چوتھا مرحلہ
قلب و باطن کا روشن ہونا

جب بندے کا جسم، نفس، ذہن، اور قلب پاک ہو جاتے ہیں تو اب وہ رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت میں اونچا درجہ حاصل کرنے کے لیے حضور ﷺ کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے اور سید دو عالم ﷺ کی محبت اور اتباع میں اپنی زندگی کو رنگ لیتا ہے تو اسکو مزید اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ وہ ظاہر میں بھی حضور ﷺ کی سنت پر چلتا ہے اور باطن میں معرفت و مشاہد محمدی ﷺ سے بقدر اپنی حیثیت کے سیراب ہوتا ہے۔

جب بندہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور طریقہ زندگی کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ اس بندہ کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت اور اسکی محبت سے منور ہو جاتا ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا نصیب ہوتی ہے۔

جب ظاہر و باطن میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت ہی اسکی زندگی کا وظیفہ بن جاتا ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی اس صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے جس پر چل کر خود اس نے اللہ کو راضی کیا۔ وہ مخلوق کو اللہ کے احکام اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود شریعت اور سنت پر استقامت سے قائم رہتا ہے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہونے کی امید رکھتا ہے۔

اللہ رب العلمین کے قرب و رضا کا راستہ
۴ شرطوں کا پہاڑ
عقیدہ
فقہ
توبہ
مجاہدہ
تزکیہ کا پل
جسم | دماغ | دل | نفس
۴ صفات کا پہاڑ
اللہ ﷻ اور اسکے حکم کو ترجیح دینا
سیدنا محمد ﷺ کی محبت اور سنت کو ترجیح دینا
مخلوقِ الٰہی پر شفقت
اللہ ﷻ کو ہر وقت یاد رکھنا
اللہ ﷻ کا فضل اور اس کی رحمت
مقصودِ اعظم
دعوہ
اخلاص
اخلاص
کشف
اچھے خواب
احساسات
کرامات
عاجزی
اخلاص
اللہ ﷻ کی رضا اور جنت
شکر گزاری
استقامت
ظاہری سفر کا اختتام
دوسروں تک پیغام پہنچانا
سفر کی ابتداء
عدم/ عالم الارواح
دنیا/موت/قبر
قیامت کا دن/ جنت اور جہنم
علم اور ذکر کی مجالس
دنیا کی حقیقت/ گنہگار کا خاتمہ
انبیاءؑ، صحابہؓ اور اولیاءؒ کے حالات زندگی
صالحین اور علماء کی صحبت
اللہ کی بڑائی
اچھے اعمال کی فضیلت
گناہ گاری اور غفلت کی حالت میں
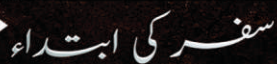
طریق کا پہلا مرحلہ (۱)

سات اعضاء اور جسم کو گناھوں سے بچانا

جسم کا حصہ	طریقہ عمل	وہ بندہ، جگہ یا چیز جو گناہ تک پہنچنے کا سبب بن رہی ہے	تاریخ شروع	تاریخ ختم
زبان	زیادہ خاموش رہے صرف ضرورت کی بات کرے اور پہلے سوچے۔ بری مجلس اور برے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھے۔			
کان	جہاں غیبت، چغلی اور گانا بجانا ہو تو ان کو منع کرے اگر وہ نہ رُکیں تو اس مجلد وجگہ کو چھوڑ دیں۔			
آنکھ	یہ خیال رکھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور نظر سے فضول اُدھر اُدھر نہ دیکھے۔ ان حالات، لوگوں اور جگہوں کو			
پیٹ	چھوڑ دے جو گناہوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ سود رشوت اور حرام کھانے سے پرہیز کرے۔			
ہاتھ	اچھے دوست ڈھونڈے اور ان کی صحبت میں رہے۔ کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی میں اکٹھا نہ ہو چاہے وہ			
پاؤں	قریبی رشتہ دار ہو نہ ہی فون یا انٹرنیٹ پر ان سے بغیر ضرورت کے زیادہ بات کرے۔ نہ ہی دین کی باتیں			
شرم وحیا اور اعضاء پردہ	اور تبلیغ کے بہانے سے ان سے تنہائی میں گفتگو کرے۔ بے پردہ نہ ہو، داڑھی نہ مونڈھے، تکبر سے نہ چلے لباس شرعی پہنے، جسم کو صاف رکھے، ناخن بال وغیرہ			
جسم	وقت پر صاف کرے اور میک اپ کر کے دوسروں کے سامنے نہ ظاہر کرے۔			

طریق کا پہلا مرحلہ (ب)

جسم کا حصہ	طریقہ عمل	تاریخ شروع	تاریخ ختم
زبان	اس درجہ میں پانچ سے لے کر دس ایسے نیک کام کرنے کی کوشش کی جائے گی جو		
کان	انسان پہلے نہیں کر رہا مثلاً بات چیت سے کسی کی مدد کرنا یا کسی کو خوش کرنا،		
نظر	کان سے اچھی بات سننا، نظر سے عبرت حاصل کرنا اور ہاتھ سے کسی کی مدد کرنا وغیرہ		
پیٹ	وہ کام طالب/ طالبہ کو بتا دیے جائیں گے اور وہ پہلی والی شیٹ استعمال کریں گے۔		
ہاتھ			
پاؤں			
شرم وحیا اور اعضاء پردہ			
جسم			

طریق کا دوسرا مرحلہ

دماغ کے خیالات اور سوچ کو پاک کرنا

درجہ	طریقہ عمل	تاریخ شروع	تاریخ ختم
۱	۱) کوئی گناہ کی سوچ یا کوئی برا خیال خود نہ لے کر آئے اور اگر شیطان کی طرف سے یا نفس کی طرف سے خود بخود آجائے تو اپنی سوچ اللہ، اسکے رسول ﷺ،		
۲	موت، آخرت اور جنت و دوزخ یا کسی جائز کام کی طرف لے جائے۔		
۳	۲) پہلے اللہ سے پناہ مانگے اس بری سوچ سے اور پھر اللہ سے مدد مانگے شیطان نفس اور غلط سوچوں کے خلاف۔		
۴	۳) اپنی قوت اور ارادہ کی ہمت کر کے اس کو آگے نہ بڑھائے، اس گناہ کی سوچ کے کیڑے کو وہیں نکال دے ورنہ یہ بعد میں بچھو، سانپ اور اژدھا بن جائے گا		
۵	اور اپنا زہر گناہ گار کے جسم اور روح میں پیوست کر دے گا۔		
۶			
۷			
۸			
۹			
۱۰			

طریق کا تیسرا مرحلہ

تزکیہ قلب اور تزکیہ نفس

دل اور نفس کو برے اخلاق اور بری صفات سے پاک کر کے اچھے اخلاق اور اچھی صفات کے ساتھ آراستہ کرنا

انسان کی چار حالتیں

انسان اپنی اس زندگی کو چار حالتوں میں ہی گزارتا ہے۔

۱) اطاعت ۲) گناہ ۳) نعمت ۴) مصیبت

اگر وہ ان چاروں حالتوں کے مقابلے میں درست ردعمل اپنائے تو اس کی ساری زندگی نعمت بن جائے گی انشاءاللہ۔

حالت	درست ردعمل	غلط ردعمل	تاریخ شروع	درجے										تاریخ ختم
				۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
اطاعت و عبادت	تواضع/ عاجزی عبدیت	خود پسندی اور تکبر												
گناہ	توبہ/ استغفار	گناہ پر اصرار اور امید مغفرت												
نعمت	شکر	ناشکری												
مصیبت	صبر	بے صبری												

طریق کا چوتھا مرحلہ

قلب و باطن کا منور اور روشن ہونا

موت تک استقامت
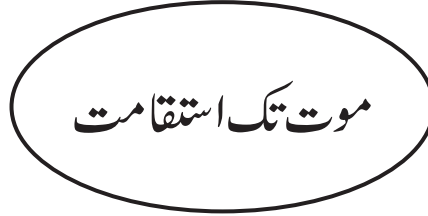
ابلاغ حق	انفرادی		مقام دعوت	اجتماعی	
دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانا، تبلیغ عمل اور دعوت کے ذریعے	اپنی	رشتے	شہر	ملک	دُنیا

اطاعت اللہ رب العلمین (فنافی اللہ)	درجات			
	اقوال	صفات	افعال	ذات

اطاعت رسول ﷺ (فنافی الرسول)	درجات					
	خیال	اقوال	افعال	احوال	مقامات	ذات
اطاعت مرشد (فنافی الشیخ)						

چالیس روحانی صفات/عادات

نمبر	تاریخ	صفت/اخلاق	درجات									
۱		اخلاص	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲		توبہ										
۳		تواضع										
۴		شکر										
۵		صبر										
۶												
۷												
۸												
۹												
۱۰												
۱۱												
۱۲												
۱۳												
۱۴												
۱۵												
۱۶												
۱۷												
۱۸												
۱۹												
۲۰												

چالیس روحانی صفات/عادات

نمبر	تاریخ	صفت/اخلاق	درجات									
۲۱			۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲۲												
۲۳												
۲۴												
۲۵												
۲۶												
۲۷												
۲۸												
۲۹												
۳۰												
۱۳												
۲۳												
۳۳												
۳۴												
۳۵												
۳۶												
۳۷												
۳۸												
۳۹												
۴۰												

روزانہ کے وظائف

ذکر الٰہی

ذکر کی اقسام	طریقہ	وقت	تاریخ
لا اله الا الله		۲۰ منٹ	
الله			
لا اله الا هُو			
حق			
حیی			
قیوم			
قھار			

مراقبہ

مراقبہ کی اقسام	طریقہ	وقت	تاریخ
الله		۱۰ منٹ	
محمد ﷺ			
حضوری			
عرش			

وضو کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

غسل کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

نماز کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

روزہ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

صدقہ وزکوٰۃ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

حج وعمرہ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

سنت کی پیروی کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

ذکر کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانی سنتیں

تاریخ	شعبہ	تعداد			طریقہ
		۳	۵	۷	
	کھانا پینا				
	سونا				
	لباس				
	گفتگو				
	چلنا				
	سفر				
	جسم				
	عبادات				
	مالی معاملات				
	معاشرت				
	ازدواجی زندگی				
	اخلاق				

لا الہ الا اللہ

(کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے)

ذکر کی تیاری اور روح۔رابطہ:

اگر ذکر کرتے وقت بھی بندے کا دل اور باطن اللہ تعالیٰ سے غافل رہے تو اس کا فائدہ بہت کم ہوتا ہے۔ پورا نفع حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بندے کا رابطہ زبانی ذکر کرنے سے پہلے اللہ عزوجل کے ساتھ قائم ہو جائے۔ زبان کا ذکر بھی نفع سے خالی نہیں۔

مثال:

جس طرح ٹیلیفون کی تار کا پلگ نہ لگا ہو یا موبائل فون کا نیٹ ورک کے ساتھ رابطہ اور کنکشن نہ ہو تو آپ کسی سے بات نہیں کر سکتے چاہے فون سیٹ اچھا ہو اور آپ کی آواز بھی بلند اور اچھی ہو۔

حضور ﷺ کی حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتے جس کا دل غافل ہو (قلب لاہٍ)۔

ذکر کے الفاظ جسم ہیں تو دل کا حاضر رہنا ذکر کی روح ہے۔

رابطہ کس طرح قائم کیا جائے:

ذکر شروع کرنے سے پہلے ذاکر کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تین عقیدوں اور تصورات کو اپنے دل اور دماغ میں تازہ کرنے کی کوشش کرے اور پھر مسلسل قائم رکھے۔

۱) اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے مع اپنی تمام صفات کے۔

۲) اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ میری ہر بات سن رہا ہے اور میرا ذکر بھی اللہ تعالیٰ سنے گا۔

جب یہ تین تصورات گہرائی اور مضبوطی سے قائم ہو جائیں تب بندہ زبان سے ذکر شروع کرے۔

انسان کے مختلف حصوں کا ذکر کی نسبت سے کام

زبان: ذکر کی تلاوت کرے گی یعنی ذکر کو پڑھے گی مثلاً لا اِلٰہ اِلَّا اللہ

دماغ: رابطہ قائم رکھے گا، ان تین سوچوں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔

دل اور باطن: اللہ تعالیٰ سے مناجات کریں گے یعنی زبان استعمال کئے بغیر دل ہی دل میں بندہ اپنے رب سے دعائیں کرے گا اور

اللہ تعالیٰ سے باتیں کرے گا۔

کیا یہ بہت مشکل ہے، نہیں یہ بہت آسان ہے۔ انسان ہر روز جن لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے تو وہ ان تینوں چیزوں کے ذریعے رابطہ میں ہوتا ہے۔ مثلاً جب آپ کسی کے سامنے بیٹھ کر اس سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو آپ کو یہ علم ہوتا ہے کہ یہ بندہ میرے ساتھ بیٹھا ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری باتیں سن رہا ہے تو گویا یہ رابطہ ہے۔ پھر آپ اس سے باتیں بھی کر رہے ہوتے ہیں تو یہ گویا مختلف الفاظ کا ذکر ہے اور ساتھ ہی آپ دل میں مختلف سوچیں سوچ رہے ہوتے ہیں اس شخصیت کے متعلق۔ اب صرف فرق یہ ہے کہ پہلے بندہ مخلوق کے ساتھ رابطہ میں تھا اب اس ذکر اور رابطے کا رخ خالق کی طرف کرنا ہے۔

طریقہ اذکار

پہلا ذکر

الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ:

لا۔۔۔۔۔نہیں الہ۔۔۔۔۔۔معبود یعنی عبادت کے لائق الا۔۔۔۔مگر اللہ

ترجمہ: نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

پڑھنے کا طریقہ: 'لا' کو لمبا کرے اور 'الہ' کے لام کو بھی تھوڑا لمبا کرے اور یہ خیال کرے کہ 'الا اللہ' کے 'الف' سے 'ہ' کی آواز نہ نکلے بلکہ 'الف' کی آواز نکلے اور 'اللہ' کے لام کو بھی تھوڑا سا لمبا اور پُر یعنی موٹا کر کے پڑھے۔

ذکر شروع کرنے اور ختم کرنے کا طریقہ

جب یہ تصور دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو پہلے **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم** پڑھے۔ پھر

۱) **اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه** پڑھے۔ تین مرتبہ

۲) کوئی درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ

۳) **لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** پڑھے۔ تین مرتبہ

اس کے بعد ذکر کرنا شروع کر دے۔

جب ذکر ختم کرنا ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ذکر ختم کرنے کی اجازت مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرے کہ حق تو یہ ہے کہ ہر وقت اے اللہ میں تیرے ذکر میں رہوں، میری کمی کوتاہی کو معاف فرما اور مجھے مزید توفیق عطا فرما اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اے اللہ مجھے اس ذکر سے فائدہ عطا فرما اور اس میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہے اس کو معاف فرما۔ اپنے فضل و کرم سے اس ذکر کو قبول فرما اور مجھے اس کے ثواب کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں میرے لیے اس کو ذریعہ نجات بنا۔

ذکر کرتے ہوئے اگر خیالات آئیں تو کیا کرے

جب بندہ اپنے رب کو یاد کرے گا تو دشمن یعنی شیطان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور تو وہ کچھ کر نہیں سکتا ہاں مختلف قسم کے خیالات اور وسواس ضرور ڈالتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے تنگ آ کر یہ بندہ ذکر کرنا چھوڑ دے۔ اگر آپ کو خیالات آئیں تو یہ قاعدہ یاد رکھیں۔ خود تو کوئی ادھر اُدھر کا خیال لے کر آئیں نہ اور اگر خود بخود خیال آ جائیں اس کی طرف توجہ نہ کریں اور اپنا ذکر جاری رکھیں بے شک خیالات آتے رہیں اور نہ ہی ان کو ہٹانے کی کوشش کریں بلکہ ہٹانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو نظر انداز کریں اور توجہ ہی نہ کریں۔ شیطان اگر اپنا کام کر رہا ہے تو آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ جب عبادت میں شیطان سے بھی مقابلہ کرنا پڑے تو اس کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔ پھر یاد کر لیں کہ خیال کو ۱) نہ لانا ۲) نہ چلانا ۳) نہ ہٹانا۔

ذکر کرتے ہوئے دل میں کیا سوچے

یہ تصور کرے کہ پیٹ کی جگہ جہاں مقام نفس ہے جس سے ساری خواہشات اٹھتی ہیں اور جو زنگ اور سیاہی گناہوں کی وجہ سے بندے کے دل اور باطن پر چھا چکی ہے اس سے میں نے اپنے دل اور نفس کو پاک کرنا ہے۔ جب ''لا'' کہے تو یہ سوچے میں ''لا'' جو ہر باطل معبود اور ہر اس چیز کی نفی کر رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتی ہے۔ ''لا'' کے ذریعے میں اس گندگی، زنگ، سیاہی، گناہ کی خواہشات کو اوپر دماغ کی طرف کھینچ رہا ہوں اور 'الہ'' جس کا مطلب ہے 'معبود' یہ لفظ دماغ کے اندر تصور کرے۔ گویا بندہ یہ کہہ رہا ہے کہ شیطان، نفس، دنیا، شہوتیں اور ناجائز خواہش اور وہ لوگ جو مجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرتے ہیں یہ سب میرے معبود نہیں تو میں ان کی پیروی کیوں کروں اور ان کی بات کیوں مانوں۔ اس تصور کے ساتھ ان کو دماغ سے نکالنے کا تصور کرے کہ میں نے ان کو نکال دیا۔

اس کے بعد ذکر کرنے والا یہ سوچے میرا معبود اللہ ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری زندگی اور موت، نفع اور نقصان، عزت و ذلت، جنت و دوزخ اور ان کو بڑھانا یا کم کرنا ہے میں اسی کی عبادت کروں گا اور زندگی کو اس کے حکموں کے مطابق گزاروں گا۔ یہ سوچتے ہوئے دماغ سے دل کا خیال کرتے ہوئے ''الا اللہ'' کہے اور یہ سوچے کہ میرے دل میں اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ تصور کرے کہ ''الا اللہ'' کی ہلکی سی ضرب کا اثر نفس پر بھی پڑا ہے جس سے نفس کمزور ہو رہا ہے۔ تو یہ ایک دائرہ ہو جائے گا اسی طرح پھر شروع کرے اور (۲۰ منٹ یا جتنا بھی استاد نے مقرر کیا ہو اس وقت کی پابندی کرے۔ ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے: اے اللہ! اس ذکر کے نور سے میرے قلب و باطن کو روشن اور سیراب فرما اور میرے گناہوں کی سیاہی کو اپنی رحمت سے دھو ڈال۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
برے خیالات
غلط ذریعہ آمدنی
ناجائز خواہشات
نام اور شہرت
اِلٰہ
دماغ
اِلَّا
اِلَّا
لَا
گناہوں کے اثرات
لَا
لَا
اللّٰہ
دل
مقامِ نفس
لَا
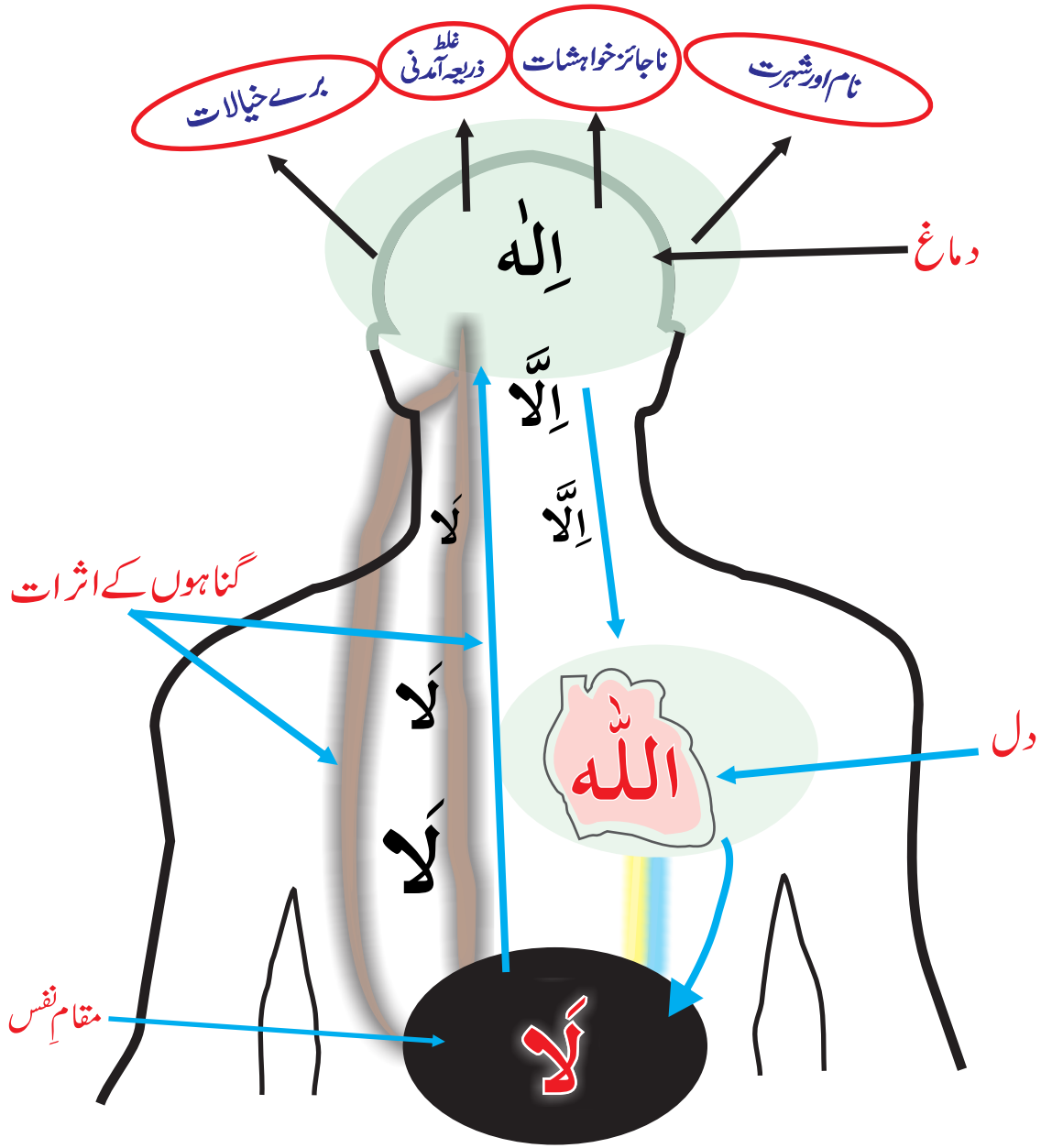
طریقہ مراقبہ

مراقبہ شروع کرنے اور ختم کرنے کا طریقہ

جیسا کہ ذکر سے پہلے اللہ تعالیٰ کے متعلق تین تصورات قائم کیے تھے اب بھی انہی خیالات کو دل میں تازہ کرے اور جب یہ تصورات دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھے۔ پھر

۱) اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ پڑھے۔ تین مرتبہ

۲) کوئی درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ

۳) لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے۔ تین مرتبہ

اس کے بعد مراقبہ کرنا شروع کردے۔

سب سے پہلے اپنے سامنے اسم ذات یعنی اللہ پاک کے نام کے نقش کو اپنے سامنے رکھ کر پوری توجہ کے ساتھ دیکھنا شروع کرے۔ تقریباً تین منٹ دیکھتے رہیں اور اس کے بعد آنکھیں بند کرلیں اور تصور میں اللہ پاک کے نام کو روشن حروف سے لکھا ہوا دیکھنے کی کوشش کرے۔

دل سے اللہ پاک کے ساتھ مناجات میں مشغول ہوجائے یعنی زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرے اور باتیں کرے۔ اسی طرح دس منٹ یا جتنا استاد نے وقت مقرر کیا ہو مراقبہ مکمل کرے۔

تصور میں اللہ پاک کا نام نظر آنا ضروری نہیں صرف اُدھر دھیان رکھے اور دل سے اللہ پاک کے ساتھ باتیں کرتے رہیں۔ جب مراقبہ ختم کرنا ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مراقبہ ختم کرنے کی اجازت مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرے کہ حق تو یہ ہے کہ ہر وقت اے اللہ میں تیرے دھیان میں رہوں، میری کمی کوتاہی کو معاف فرما اور مجھے مزید توفیق عطا فرما اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اے اللہ مجھے اس مراقبہ سے فائدہ عطا فرما اور اس میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہے اس کو معاف فرما۔ اپنے فضل و کرم سے اس مراقبہ کو قبول فرما اور مجھے ہر وقت اپنا دھیان اور حضوری عطا فرما، اس کے ثواب کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں میرے لیے اس کو ذریعہ نجات بنا۔

زبان کا تقویٰ

زبان سے متعلق تمام گناہوں سے مسلسل 30 دن پرہیز کریں۔ جس دن تزکیہ شروع کرنا ہو اس دن کی تاریخ لکھ کر اور دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھیں اور زبان سے متعلق تمام گناہوں سے سارا دن پرہیز کریں۔ اگر سارا دن ان تمام گناہوں سے پاک گزرے تو اس دن ٹِک مارک لگا دیں اور اگر کسی بھی دن نیچے دیئے گئے گناہوں میں سے کوئی ایک بھی گناہ ہو جائے تو اس دن (X) کا نشان لگا دیں اور نئی تاریخ لکھ کر دوبارہ سے تزکیہ کا سفر شروع کریں۔ اگر انتیسویں دن کوئی غلطی ہو جائے تو شروع سے دوبارہ سفر شروع کریں۔ آپ کا تزکیہ اس وقت مکمّل ہوگا جب مسلسل 30 دن ہر گناہ سے بچ جائیں گے۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

زبان کے متعلّقہ گناہ

1-غیبت کرنا۔ 2-بہتان۔ 3-جھوٹ بولنا۔ جھوٹی قسم اُٹھانا۔ 4-جھوٹی گواہی دینا۔ 5-چغلی کرنا۔ 6-مذاق اُڑانا۔ 7-فحش کلامی۔ 8-اللہ اس کے رسولوں اور فرشتوں کی طرف جھوٹ منسوب کرنا۔

9-جادو ٹونہ کرنا۔ 10-گانا گانا۔ 11-چاپلوسی اور خوشامد کرنا۔ 12-منافقت کرنا۔ 13-دوسروں کے راز ظاہر کرنا۔ 14-جھوٹا وعدہ کرنا۔ 15-بحث مباحثہ۔ 16-دوسروں کے عیب بیان کرنا۔ 17-فضول گفتگو کرنا۔

18-اپنی بڑائی بیان کرنا۔ 19-بغیر علم کے دین کے بارے میں گفتگو کرنا۔ 20-نامحرم سے ضرورت کے بغیر گفتگو کرنا۔

آنکھوں کا تقویٰ

آنکھوں کے متعلّقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

آنکھوں کے متعلّقہ گناہ

1- نامحرم عورت کی طرف دیکھنا۔
2- ناجائز فلمیں دیکھنا۔
3- ناجائز تصویریں دیکھنا۔
4- آنکھ سے فحش اشارے کرنا۔
5- دوسروں کی نعمتوں کو حسد کی نظر سے دیکھنا۔
6- دنیاوی چمک دیکھ کر اس میں کھوجانا اور یہ بھول جانا کہ یہ دنیا فنا ہونے والی ہے۔

کانوں کا تقویٰ

کانوں کے متعلّقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

کانوں کے متعلّقہ گناہ

1- بغیر اجازت کے کسی اور کی باتیں سننا۔

2- کسی نامحرم کی بغیر شرعی عذر کے گفتگو سننا۔

3- گانا سننا۔

4- غیبت سننا۔

5- فضول باتیں سننا۔

6- چغلی سننا۔

شرمگاہ کا تقویٰ

شرمگاہ کے متعلّقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

شرمگاہ کے متعلّقہ گناہ

1- زنا کرنا۔
2- ہم جنس پرستی۔
3- غیروں کے سامنے ستر کا کھولنا۔
4- حیض کی حالت میں جماع کرنا۔
5- کسی ناجائز طریقے سے نفسی خواہش پوری کرنا۔
6- زیرناف بالوں کی صفائی نہ کرنا۔
7- پیشاب کے قطروں سے احتیاط نہ کرنا۔
8- بیوی سے غیر فطری طریقہ سے خواہش پوری کرنا۔

پیٹ کا تقویٰ

پیٹ کے متعلّقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پیٹ کے متعلّقہ گناہ

1- سگریٹ نوشی کرنا۔
2- شراب پینا۔
3- منشیات کا استعمال کرنا۔
4- حرام کھانا۔
5- حرام پینا۔
6- پیٹ بھر کے کھانا۔
7- پیٹ بھر کے پینا۔
8- سنت کے خلاف طریقوں سے کھانا۔

پاؤں کا تقویٰ

پاؤں کے متعلّقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پاؤں کے متعلّقہ گناہ

1- ممنوع جگہوں کی طرف جانا۔

2- نامحرم کو ملنے کے لیے جانا۔

3- فلم / گانے سننے یا ان کی سی ڈی لینے یا دینے کے لیے جانا۔

4- کسی دوسرے کے ساتھ گناہ و ناجائز کام / عمل کے لیے سفر کرنا۔

ہاتھوں کا تقویٰ

ہاتھوں کے متعلّقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

ہاتھوں کے متعلّقہ گناہ

1- کسی کو ہاتھ سے تکلیف دینا۔
2- چوری کرنا۔
3- غیر محرم کو ہاتھ لگانا۔
4- جھوٹ لکھنا۔
5- غلط مقام پر دستخط کرنا۔

زبان کا مثبت استعمال

زبان سے متعلق تمام اصولوں کی پابندی ہو تو اس دن حاضری لگا دیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہو جائے اس دن غیر حاضری لگا کر نئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

زبان کے مثبت استعمال کے اصول

1- گفتگو کرتے ہوئے اپنی زبان کو نرم اور ملائم انداز میں استعمال کریں۔ 2- زبان اللہ کے ذکر میں استعمال کریں۔ 3- صرف ضرورت کے تحت بات کریں اور اللہ عزوجل نے جو طاقت عطاء فرمائی اس کو ضائع نہ کریں۔ 4- زبان کو ایک دوسرے کی مدد کے لئے نصیحت کے لئے استعمال کریں۔ 5- اچھے برے حالات میں چہرے پر مسکراہٹ رکھیں کہ آپ کو دیکھ کر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت یاد آئے۔

آنکھوں کا مثبت استعمال

آنکھوں سے متعلق تمام اصولوں کی پابندی ہوتو اس دن حاضری لگا دیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہو جائے اس دن غیر حاضری لگا کر نئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

آنکھوں کے مثبت استعمال کے اصول

1- آنکھوں کو جھکا کر رکھیں اور حلال چیزوں کی طرف بھی نگاہ نہ اُٹھائیں۔ 2- آنکھوں کو غیر ارادی طور پر بھی اِدھر اُدھر بھٹکنے سے بچائیں۔ 3- جائز چیزوں کو دیکھنے کے لئے بھی آنکھیں پوری کھول کر نہ دیکھیں (توجہ سے مت دیکھیں)۔ 4- جب بھی دنیا کا مشاہدہ کرنا ہوتو اللہ کو یاد کرنے اور آخرت کے بارے میں سوچنے کے لئے کریں چاہے نعمت کو دیکھنا ہو یا آخرت کی یاد کے امور کو دیکھنا۔ 5- آنکھیں جب بھی استعمال کریں تو حضوری مع اللہ میں ہی استعمال کریں۔ 6- رحمت کی نگاہ سے دیکھیں اور ایک دوسرے کو معاف کریں۔ ہر شخص میں کمی کوتاہی ہوتی ہے مگر درگزر سے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ (ہر ایک کی اچھائی کو دیکھیں اور برائیوں کو نظر انداز کرنا سیکھیں، خاص طور پر گھر والوں کی)۔ 7- جب بھی آنکھیں کھولیں اور بند کریں تو اللہ پاک کے 99 ناموں کی خصوصیات کا مشاہدہ کریں۔ اس طرح زندگی گزاریں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے زندگی کو دیکھا اور محسوس کیا۔ تنگی اور فراوانی میں آپ کو اپنی منزل واضح نظر آنی چاہیے۔ ہر بار آنکھ جھپکنا ایک نئی حیات ہے اور اللہ پاک کے ناموں کا نیا مشاہدہ۔ آنکھ کا کھلنا اس انتظار میں ہونا چاہیے کہ کب اللہ پاک اور اس کے محبوب دیدار ہو اور آنکھ کا جھپکنا اس خواہش میں ہو کہ کب اللہ اور اس کا محبوب نظر آئے۔

کانوں کا مثبت استعمال

کانوں سے متعلّق تمام اصولوں کی پابندی ہو تو اس دن حاضری لگا دیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہو جائے اس دن غیر حاضری لگا کر نئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

کانوں کے مثبت استعمال کے اصول

1- کانوں کا استعمال قرآن اور حدیث مبارکہ سننے میں کریں۔ 2- کانوں سے وہ سنیں جو آپ کو اللہ اور آخرت کی یاد دلائے۔ 3- جب بھی آپ کوئی آواز سنیں تو توجہ اللہ پاک کی طرف رکھیں۔ مختلف آوازیں سنتے ہوئے اللہ پاک اور آخرت کے بارے سوچیں۔

شرمگاہ کا مثبت استعمال

شرمگاہ سے متعلق تمام اصولوں کی پابندی ہو تو اس دن حاضری لگا دیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہو جائے اس دن غیر حاضری لگا کر نئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

شرمگاہ کے مثبت استعمال کے اصول

1- استنجا کا مسنون طریقہ سیکھیں۔ 2- اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو گندگی سے پاک فرمایا چاہے تکلیف سے ہی سہی۔ آخرت کی تکلیف اس تکلیف سے کہیں زیادہ ہے۔ ہر حال میں شکر گزاری میں رہیں۔ 3- حاجت کے لئے جانے اور فارغ ہونے کی دعائیں سیکھیں اور پڑھیں، یہ آپ کو شیطان سے بچائیں گی۔ 4- میاں بیوی کے ازواجی تعلق کے متعلق جو شروع اور آخر کی دعائیں ہیں وہ سیکھ کر عمل کریں۔ اس عمل سے یہ تعلق آپ کے لیے رحمت ہوگا اور اللہ عزوجل حفاظت میں رکھے گا۔ کوئی بھی شخص اپنی شہوت کی پیروی میں بیوی سے غیر شرعی حرکت نہ کرے جو کہ گناہ ہوگا اور شریعت کی اتباع آپ کو شیطان سے محفوظ رکھے گی۔ 5- صفائی نصف ایمان ہے اور پاکیزگی اور صفائی سے آپ شیطان کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

پیٹ کا مثبت استعمال

پیٹ سے متعلّق تمام اصولوں کی پابندی ہوتو اس دن حاضری لگادیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہوجائے اس دن غیر حاضری لگا

کرنئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

پیٹ کے مثبت استعمال کے اصول

1- سنت کے مطابق کھانا، پینا اور بیٹھنا سیکھیں۔ 2- آپ جو بھی کھائیں اس کے ہر نوالے پر اللہ عزوجل کا شکر کریں اور نبی کریم ﷺ کی سنت کو یاد کریں۔

3- کھاتے ہوئے ان کو یاد رکھیں جو غریب ہیں یا جن کے پاس کچھ بھی نہیں۔ 4- کھانا صحت کے لئے کھائیں نہ کہ پیٹ بھرنے کے لیے۔

5- جسم کو مناسب خوراک دیں اور ورزش کریں۔ 6- آپ کے جسم پر آپ کے پیٹ کی حکومت نہ ہو بلکہ آپ کا دل حاکم ہو اور لوگوں کو آپ میں سنتِ رسول ﷺ نظر آئے۔

7- ورزش میں اعتدال سے کام لیں اور جسم کو نہ سنواریں۔ اصل ورزش دل کا تزکیہ ہے۔

پاؤں کا مثبت استعمال

پاؤں سے متعلق تمام اصولوں کی پابندی ہو تو اس دن حاضری لگا دیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہو جائے اس دن غیر حاضری لگا کر نئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

پاؤں کے مثبت استعمال کے اصول

1- زندگی کے ہر معاملے میں سنت کے قرب کی طرف سفر کریں۔ 2- اچھی جگہوں کی طرف سفر کریں مثلاً مسجد، اللہ کے اولیاء اور اللہ عزوجل کے ذکر کی جگہ۔ 3- ایسے سفر کریں جیسے یہ سفر آپ کی زندگی کا آخری دن ہے۔ 4- ہر قدم اس یاد میں اُٹھائیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے ہیں اور ان کی اتباع میں اُٹھا رہے ہیں۔ 5- سفر کی دعا سیکھیں۔ 6- مسجد میں داخل ہونے کی دعا سیکھیں۔ 7- اپنے گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا سیکھیں۔ 8- نبی کریم ﷺ کی طرح چلنا سیکھیں۔

ہاتھوں کا مثبت استعمال

ہاتھوں سے متعلّق تمام اصولوں کی پابندی ہوتو اس دن حاضری لگادیں اور جس دن ایک بھی اصول کی خلاف ورزی ہوجائے اس دن غیر حاضری لگا کر نئے دن سے شروع کریں اور جن اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ان اصولوں کے نمبر "اصول نمبر" والے خانے میں لکھ دیں۔

تاریخ شروع	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	اصول نمبر

ہاتھوں کے مثبت استعمال کے اصول

1-اپنے ہاتھ دوسروں کی مدد میں استعمال کریں۔ 2-خیرات کریں۔ 3- اپنے ہاتھ شریعت کے مطابق استعمال کریں۔ 4-ہاتھوں کو صحیح استعمال کرتے ہوئے شکر گزاری میں رہیں کہ اللہ نے ہاتھوں کی اور لمس کی نعمت دی۔ اگر ہاتھ نہیں بھی ہیں تو یہ سوچیں کہ اللہ نے ہاتھوں کے گناہوں سے محفوظ فرمایا۔ ہاتھوں کی طاقت کو اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق پورے کرنے میں استعمال کریں۔ 5-ہاتھوں کو اللہ کی حضوری اور یاد میں رکھیں۔ 6-ہاتھوں سے پکڑنے اور چھونے میں آخرت کو یاد کریں مثلاً تکیہ کی نرمی جنت کی یاد دلائے اور آگ کی تپش جہنّم کی یاد دلائے۔ 7- جب بھی آپ کچھ لکھیں تو یہ یاد کریں کہ کراماً کاتبین آپ کے اعمال لکھ رہے ہیں۔ لوگوں پر رحم کریں اللہ عزوجل کے معاملے میں اس دنیا میں سخت رہیں۔

نماز کے دس ظاہری درجات

۱) پہلا درجہ: نماز کو وضو، غسل، اور نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں اور مفسدات یعنی وضو، غسل اور نماز کے توڑنے والے اعمال سیکھ کر ادا کرے۔

۲) دوسرا درجہ: نماز کو وضو، غسل اور نماز کے مستحبات، مکروہات اور آداب سیکھ کر ادا کرے۔ تفصیل کے ساتھ یہ سیکھے، سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے اور جماعت کے ساتھ چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرنی چاہئیں؟

۳) تیسرا درجہ: مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور عورتیں اگر گھر میں ادا کریں تو زیادہ ثواب ہے۔ لباس جو نماز کے وقت پہنا ہوا ہے وہ حلال کمائی سے ہونا چاہیے اور اپنا رزق بھی حلال ذرائع سے حاصل کرے۔ مرد اپنی شلوار، چادر یا پاجامے کو ٹخنوں سے اوپر رکھیں اور عورتیں اس کا خیال رکھیں کہ ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ کوئی عضو نظر نہ آئے اور نہ ہی کپڑے باریک ہوں کہ اس میں سے بال یا جسم کی جھلک نظر آئے۔ مسافر کی نماز، بیمار اور معذور کی نماز کے متعلق مسائل سیکھے۔

۴) چوتھا درجہ: نماز کے ارکان مثلاً قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کا صحیح طریقہ سیکھے اور اپنی نماز کی ظاہری شکل اور ہیئت کو سنت کے مطابق بنائے۔

۵) پانچواں درجہ: نماز میں ثنا سے لے کر سلام تک اپنا تلفظ صحیح کرے اور کسی استاد کو سنائے اور اس سے سیکھے۔ نماز جنازہ کا طریقہ اور دعائیں بھی یاد کرے۔

۶) چھٹا درجہ: مختلف ارکان کی جو دعائیں اور اذکار حدیث میں وارد ہوئے ہیں اور ان کو بھی یاد کرے اور خاص کر نفلوں میں ان کو پڑھے۔

۷) ساتواں درجہ: پوری نماز کا ترجمہ سمجھے اور پھر اس کا مطلب اور مفہوم ذہن میں بٹھائے۔

۸) آٹھواں درجہ: نماز، مسنون یعنی سنت لباس میں ادا کرے اپنی حیثیت کے مطابق اچھے اور صاف کپڑے پہنے اور مرد خوشبو لگائیں۔ عورتیں اگر گھر میں نماز پڑھیں تو خوشبو لگائیں مگر مسجد کی طرف خوشبو لگا کر نہ آئیں۔

۹) نواں درجہ: نماز میں پڑھنے کے لیے دس آخری سورتیں یاد کریں اور ان کو مختلف نمازوں میں پڑھیں۔ ان کا مطلب بھی یاد کریں۔

۱۰) دسواں درجہ: نماز اول وقت میں ادا کریں، سستی کر کے آخری وقت میں ادا نہ کریں، نماز سے متصلاً پہلے باتیں نہ کریں اور نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کریں کہ یہ نماز کی کمی دور کرتے ہیں۔

نماز کے دس ظاہری درجات

درجہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: وضو،غسل اور نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں اور مفسدات یعنی وضو،غسل اور نماز کے توڑنے والے اعمال سیکھ کر نماز ادا کریں۔

دوسرا درجہ: نماز کو وضو،غسل اور نماز کے مستحبات، مکروہات اور آداب سیکھ کر ادا کرے۔ تفصیل کے ساتھ یہ سیکھیں کہ سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے اور جماعت کے ساتھ چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرنی ہیں۔

تیسرا درجہ: مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور عورتیں اگر گھر میں ادا کریں تو زیادہ ثواب ہے۔ لباس جو نماز کے وقت پہنا ہوا ہے وہ حلال کمائی سے ہونا چاہیے اور اپنا رزق بھی حلال ذرائع سے حاصل کرے۔ مرد اپنی شلوار، چادر یا پاجامے کو ٹخنوں سے اوپر رکھیں اور عورتیں اس کا خیال رکھیں کہ ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ کوئی عضو نظر نہ آئے اور نہ ہی کپڑے باریک ہوں کہ اس میں سے بال یا جسم کی جھلک نظر آئے۔ مسافر کی نماز، بیمار اور معذور کی نماز کے متعلق مسائل سیکھیں۔

چوتھا درجہ: نماز کے ارکان مثلاً قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کا صحیح طریقہ سیکھیں اور اپنی نماز کی ظاہری شکل اور ہیئت کو سنت کے مطابق بنائیں۔

پانچواں درجہ: نماز میں ثناء سے لیکر سلام تک اپنا تلفّظ صحیح کریں اور کسی استاد کو سنائیں اور اس سے سیکھیں۔ نماز جنازہ کا طریقہ اور دعائیں بھی یاد کریں۔

چھٹا درجہ: مختلف ارکان کی جو دعائیں اور اذکار حدیث میں وارد ہوئے ہیں اور ان کو بھی یاد کرے اور خاص کر نفلوں میں ان کو پڑھیں۔

ساتواں درجہ: پوری نماز کا ترجمہ سمجھیں اور اس کا مطلب اور مفہوم ذہن میں بٹھائیں۔

آٹھواں درجہ: نماز، مسنون یعنی سنت لباس میں ادا کریں اپنی حیثیت کے مطابق اچھے اور صاف کپڑے پہنیں اور مرد خوشبو لگائیں۔ عورتیں اگر گھر میں نماز پڑھیں تو خوشبو لگائیں مگر مسجد کی طرف خوشبو لگا کر نہ جائیں۔

نواں درجہ: نماز میں پڑھنے کے لیے دس آخری سورتیں یاد کریں اور ان کو مختلف نمازوں میں پڑھیں۔ ان کا مطلب بھی یاد کریں۔

دسواں درجہ: نماز اول وقت میں ادا کریں، سستی کر کے آخری وقت میں ادا نہ کریں۔ نماز سے پہلے باتیں نہ کریں اور نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کریں کہ یہ نماز کی کمی دور کرتے ہیں۔

نماز کے دس روحانی درجات

درجہ تیاری: نماز کے ہر رکن یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور تشہد میں ایک مرتبہ یہ تینوں خیال یا ان میں سے ایک ضرور اپنے ذہن میں تازہ کرے۔ ۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ ۲) مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ۳) سن رہے ہیں۔

۱) پہلا درجہ: ہر رکن میں تین مرتبہ یہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائے۔

۲) دوسرا درجہ: اب شروع سے لے کر مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لے کر نہ آئے۔

۳) تیسرا درجہ: نماز کو سمجھ کر ادا کرنا اس طرح گویا بندہ اپنے رب سے عرض معروض اور مناجات کر رہا ہے۔

۴) چوتھا درجہ: نماز کے دوران آخرت کے امور کے متعلق سوچنا مثلاً قبر کی زندگی، میدان حشر، قیامت کا دن، پل صراط، دوزخ اور جنت۔

۵) پانچواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرنا کہ گویا یہ آپ کی آخری نماز ہے اور موت سے پہلے آپ کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

۶) چھٹا درجہ: اس درجہ میں بندہ مسلسل یہ کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور امور آخرت میں اس طرح گم ہو کہ بغیر ارادہ کے بھی دنیاوی خیال نہ آئے۔

۷) ساتواں درجہ: اس تصور کے ساتھ نماز ادا کرے کہ موت کے بعد منکر ونکیر کے سوال جواب سے پہلے مجھے موقع دیا گیا ہے نماز ادا کرنے کا۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کرے۔

۸) آٹھواں درجہ: بندہ یہ تصور قائم کرے کہ قیامت قائم ہو چکی ہے مخلوق کا حساب لیا جا رہا ہے۔ لوگ انتہائی پریشانی اور تکلیف کے عالم میں ہیں کچھ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں کچھ گرمی کی وجہ سے جل رہے ہیں اور مجھے رحمٰن کے عرش کے سایہ میں جگہ دی گئی ہے نماز ادا کرنے کی۔ اور عنقریب میری پیشی بارگاہ الٰہی میں ہونے والی ہے۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کر کے نماز ادا کرنے کی کوشش کرے۔

۹) نواں درجہ: نماز ادا کرنے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں حاضر رہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میرے ساتھ ہے۔

۱۰) دسواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ کے مراقبے میں رہے مثلاً یہ، اللہ تعالیٰ رب ہے سارے جہانوں کا اور کیسے وہ سارے جہاں کو رزق دے رہا ہے ان کو پال رہا ہے اور ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس طرح پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک صفاتی نام کو سمجھنے کی کوشش کرے پھر نماز میں اس کے ذریعے اپنے خیالات کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی میں دوڑائے اور ساتھ ہی یہ سمجھتا رہے کہ جس طرح نماز ادا کرنے کا حق تھا میں نہیں ادا کر رہا۔

نماز کے دس روحانی درجات

درجہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: ہر رکن میں تین مرتبہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائیں کہ اللہ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری سن رہا ہے۔

دوسرا درجہ: نماز کے شروع سے مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کریں۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لیکر نہ آئیں۔

تیسرا درجہ: نماز کو سمجھ کر ادا کریں اس طرح گویا بندہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے۔

چوتھا درجہ: نماز کے دوران آخرت کے اُمور کے متعلق سوچنا مثلاً قبر کی زندگی، میدان حشر، قیامت کا دن، پل صراط، دوزخ اور جنت۔

پانچواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرنا کہ یہ آپ کی آخری نماز ہے اور موت سے پہلے آپ کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

چھٹا درجہ: اس درجہ میں بندہ مسلسل یہ کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور آخرت کے اُمور میں اس طرح گم ہو کہ دنیاوی خیالات نہ آئیں۔

ساتواں درجہ: اس تصور کے ساتھ نماز ادا کریں کہ موت کے بعد منکر و نکیر کے سوال جواب سے پہلے مجھے موقع دیا گیا ہے کہ نماز ادا کروں۔ اس کیفیت کو اپنے اوپر طاری کریں۔

آٹھواں درجہ: بندہ یہ تصور قائم کرے کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور مخلوق کا حساب لیا جا رہا ہے۔ لوگ انتہائی پریشانی اور تکلیف کے عالم میں ہیں کچھ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں کچھ گرمی کی وجہ سے جل رہے ہیں اور مجھے رحمٰن کے عرش کے سایہ میں جگہ دی گئی ہے نماز ادا کرنے کی اور عنقریب میری پیشی بارگاہ الٰہی میں ہونے والی ہے۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کر کے نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نواں درجہ: نماز ادا کرنے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں حاضر رہیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میرے ساتھ ہے۔

دسواں درجہ: نماز اس طرح ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ کے مراقبے میں رہیں مثلاً اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا رب ہے اور وہ سارے جہانوں کو رزق دے رہا ہے، ان کو پال رہا ہے اور ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس طرح پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک صفاتی نام کو سمجھنے کی کوشش کریں پھر نماز میں اس کے ذریعے اپنے خیالات کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی میں دوڑائیں اور ساتھ ہی یہ سمجھیں کہ جس طرح نماز ادا کرنے کا حق تھا میں ادا نہیں کر رہا۔

خیال اور سوچ کی پاکیزگی (تزکیہ خواطر)

درجہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: گناہ کی سوچ سے بچنا یعنی نہ خود سوچ کو لانا اور نہ چلانا اور نہ ہٹانے کے لئے اس سوچ میں مشغول ہونا۔

دوسرا درجہ: دنیاوی اُمور اور مشاغل کے ذریعے اللہ سے تعلّق پیدا کرنا۔

تیسرا درجہ: اللہ تعالیٰ سے ہر جائز کام کرنے سے پہلے اجازت طلب کرنا۔

چوتھا درجہ: دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ زبان سے مختلف کاموں کی چالیس مسنون دعائیں یاد کرنا۔

پانچواں درجہ: کوشش کرنا کہ ہر وقت اس دھیان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے اور میری ہر بات سن رہا ہے۔

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور روزمرہ کے واقعات سے سبق حاصل کرنا۔

ساتواں درجہ: مثبت اور اچھی سوچ رکھنا۔

آٹھواں درجہ: منفی اور گھٹیا سوچ سے بچنا۔

نواں درجہ: ظاہر اور باطن سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلّق پیدا کرنا۔

دسواں درجہ: ظاہر اور باطن سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے گہرا اور مضبوط تعلّق پیدا کرنا۔

روحانی صفات (عاجزی)

عاجزی کا درجہ	1	2	7	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: یہ سوچنا اور یقین رکھنا کہ دوسرے مسلمان آپ سے بہتر ہیں اور انہیں اپنے سے کمتر یا نیچا نہ سمجھنا۔

دوسرا درجہ: اگر دنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی سے نفرت یا بغض پیدا ہو گیا ہو تو اسے دور کر دینا خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں سے۔

تیسرا درجہ: اگر کوئی بھی نیک کام کریں تو ردِ عمل کے طور پر اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہوا کہ بندہ یہ نیک کام کرنے کے قابل بنا اور مزید عاجزی کا اظہار کریں کہ تمام اچھے اور برے اعمال کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ہمارے آقا رسول ﷺ کے ذریعے دیا اللہ نے ہی یہ جگہ، وقت، عقل، جسم اور دماغ دیا جن کے ذریعے بندہ یہ اچھے اعمال کر رہا ہے تو اچھے اعمال کے ردِ عمل میں بندے میں خود پسندی، تکبّر اور اپنی بڑائی کا احساس پیدا نہیں ہونا چاہیے بلکہ بندے کو مخلوق کی جانب عاجزی کا اظہار کر کے مزید عاجزی اور انکساری پیدا کرنی چاہیے۔

چوتھا درجہ: اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عملی طور پر عاجزی اور انکساری کا اظہار کریں۔ اس درجے میں عملی طور پر انکساری کا اظہار کرنا سکھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار اس طرح کریں کہ اس کے حکم کے سامنے اپنے نفس کی خواہش کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے طریقہ زندگی کے مقابلہ میں دوسرے طریقے اور رسم و رواج کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں سے اپنے حقوق کا سختی سے مطالبہ نہ کریں ان کے حقوق بغیر مطالبہ کے ادا کریں اور کسی پر اپنا ذاتی بوجھ نہ ڈالیں۔

پانچواں درجہ: اب خدمت کرنی ہے۔ اپنی خوشی کے ساتھ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے جب بھی آپ کہیں دوسرے بھائیوں کے ساتھ یا کسی مجلس میں بیٹھیں تو خدمت کریں مثلاً دروازہ کھولنا، کھانا دینا یا چائے بنانا وغیرہ۔

چھٹا درجہ: جب اپنے سے بڑے، چھوٹے یا درمیانی عمر کے مرد یا عورت کو ملیں تو دل کی گہرائیوں سے ان کیلئے دعا کریں۔ مثال کے طور پر اگر کسی مسلمان نوجوان کو دیکھیں تو اس کیلئے دعا کریں کہ یہ ایک نیک مسلمان بنے اور اس کی شادی کسی نیک مسلمان عورت سے ہو۔ یا اگر کسی بوڑھی غیر مسلم عورت کو دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں کہ یہ مسلمان ہو جائے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ تمام اچھائی اور ہر طرح کی نعمت میری طرف سے نہیں ہے نہ ہی میں اس کو پیدا کرنے والا ہوں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے جس کا میں مستحق بھی نہیں جیسا کہ ٹی وی سکرین پر یا شیشے میں جو عکس بنتا ہے وہ شیشے نے پیدا نہیں کیا نہ ہی وہ شیشہ کہہ سکتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔

آٹھواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ میں اپنی پوری قابلیت اور صلاحیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے دین کی خدمت نہیں کر رہا۔

نواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح کبھی عبادت نہیں کر سکتا جس کا وہ حقدار ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کبھی اس طرح ادا نہیں کر سکتا جس طرح کے ان کے پورا کرنے کا حق ہے۔

دسواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ میں ابھی تک عاجزی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس لئے یہ خیال نہ کریں کہ میں نے عاجزی اور انکساری حاصل کر لی ہے کیونکہ عاجزی اور انکساری کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ اس لئے جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر عاجزی کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اسمیں بھی خود پسندی اور تکبّر پیدا ہو سکتا ہے مگر جب یہ کہے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (اخلاص)

اخلاص کا درجہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: تمام بڑے نیک کام مثلاً روزانہ پانچ نمازیں اور ذکر کرنے سے پہلے یہ نیت کریں کہ میں یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا، آخرت میں نجات اور اجر حاصل کرنے کیلئے کر رہا ہوں۔

دوسرا درجہ: تمام نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کریں۔ بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر بعض اوقات آپ کا اعمال کرنے کو دل چاہتا ہے مگر کبھی کبھی آپکا رجحان اس طرف سے ہٹ جاتا ہے۔ دونوں باتیں ہی غلط ہیں کیونکہ ہم اپنے احوال اور احساسات کے غلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سب اعمال کرنے چاہئیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔

تیسرا درجہ: جب آپ اپنے نیک اعمال کریں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو پہلی ترجیح دیں اور جنت کی تمنا اس لئے کریں کہ اس میں رب تعالیٰ کا دیدار اور رضا حاصل ہوگی۔

چوتھا درجہ: جب اپنے اعمال کریں ان کو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اونچے روحانی درجات، مکاشفات اور کرامات حاصل کرنے کیلئے بھی اعمال نہ کریں کیونکہ یہ چیزیں اور احوال اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اعمال صرف اور صرف خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کریں کیونکہ وہ ذات ایسی ہے کہ صرف وہی اس کی حقدار ہے۔

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص طور پر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کرنا کیونکہ جنت یا جہنم اور اس کے درجات کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر کسی شرط کے کرنا اور کسی غرض اور ضرورت کے ساتھ اس کو مشروط نہ کرنا۔ امیری ہو یا غریبی، صحت ہو یا بیماری، عزت یا ذلت، تنگی یا آسانی، سکون یا بے سکونی غرض یہ کہ ان چیزوں کے ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ عبادت کو مشروط نہ کرنا۔

ساتواں درجہ: اس بات پر یقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک اس کیلئے کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اخلاص حاصل کر لیا ہے کیونکہ اخلاص کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ اس لئے جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر اخلاص کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبّر پیدا ہو سکتا ہے مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (توبہ)

توبہ کا درجہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ کہ سب سے زیادہ بخشنے والے اللہ تعالیٰ سے کفر اور شرک اور تمام غلط عقائد سے توبہ کرنا۔

دوسرا درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے جسم کے سات اعضاء کے گناہوں سے توبہ کرنا۔

تیسرا درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے ناپاک سوچوں سے توبہ کرنا اور ارادی بُری سوچیں اور شیطان کی طرف سے آئے ہوئے وسوسوں کو آگے نہ بڑھانا۔

چوتھا درجہ: اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا جو کہ سب سے زیادہ بخشنے والا ہے ان تمام برائیوں سے جو کہ بندے کے اندر ہیں چاہے ارادی ہوں یا غیر ارادی۔

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے ان تمام مکروہ اعمال سے بھی اخلاص کے ساتھ توبہ کرنا جو کہ جسم، ذہن یا دل سے کئے۔

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے اس سے پورے اخلاص کے ساتھ غیر اللہ کی تمام سوچوں سے توبہ کرنا اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو اس بھول جانے پر توبہ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

ساتواں درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے ان تمام کمی، کوتاہیوں سے توبہ کرنا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تابعداری کرنے میں ہوئیں۔ (یہ درجہ تواضع کے درجہ نمبر 9 سے ایک درجہ آگے ہے)

آٹھواں درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے توبہ کرنا ان تمام کمیوں اور کوتاہیوں کے لیے جو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں ہوئیں۔ (یہ درجہ تواضع کے درجہ نمبر 10 سے ایک درجہ آگے ہے)

نواں درجہ: بندے کو اپنے آپ کو توبہ کے کامل مقام پر کبھی بھی فائز نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ موت تک یہی سمجھے کہ میں توبہ کے اگلے مقامات کے حصول کی کوشش کرتا رہوں گا۔ یہ ذہن میں رکھے کہ حضور ﷺ جو ہر قسم کے گناہ اور کمی سے پاک اور معصوم تھے ہر دن ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار فرماتے۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ مجلس میں کثرت سے ان الفاظ سے توبہ استغفار فرماتے۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم (شمائل محمدیہ)

روحانی صفات (شکر)

شکر کا درجہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

پہلا درجہ: جب بھی کوئی نعمت یا بھلائی ملے جسمانی یا روحانی اس کی نسبت ذہنی اور روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف کریں۔ جس نے یہ نعمت اور بھلائی عطا کی، اللہ تعالیٰ کو بھول کر اس کی نسبت اپنی یا اپنے کسی ہنر یا صلاحیت کی طرف ہرگز نہ کریں۔

دوسرا درجہ: جب کوئی مصیبت یا مسئلہ پیش ہو بندے کو ذاتی طور پر اس کے پیچھے چھپی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور پیغام کو دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے مثبت پہلو پر غور کریں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت چھپی ہوئی ہوگی۔ اس لئے اب بے صبری کا اظہار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحیم ذات کو نہ بھولیں۔

تیسرا درجہ: اس بارے میں غور و فکر کرنا کہ کہیں میں کوئی نعمت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تو استعمال نہیں کر رہا۔ خاص طور پر پہلے تین مرحلوں کے متعلق۔

چوتھا درجہ: جب اپنے ارد گرد عالمی مصیبت دیکھیں اپنے علاقے میں یا دوسرے ممالک میں اس کے مثبت پہلو کو دیکھیں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے کوئی چھپی ہوئی نعمت ہوگی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سبق اور پیغامات ہوں گے۔

پانچواں درجہ: اس بارے میں سوچنا کہ کس طرح ان نعمتوں میں دوسروں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل شروع کر دیں۔

چھٹا درجہ: دنیاوی نعمتوں کے اعتبار سے اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھنا اور دینی اعتبار سے اپنے سے دین میں بلند درجے کے لوگوں کو دیکھنا۔

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک شکر گزاری کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک یہ کوشش اور مجاہدہ جاری رکھوں گا۔ یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے شکر گزاری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ شکر کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر شکر کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبّر پیدا ہو سکتا ہے مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

عاجزی (تواضع)

پہلا درجہ:
یہ سوچنا اور یقین رکھنا کہ دوسرے مسلمان آپ سے بہتر ہیں اور انہیں اپنے سے کم تر اور نیچا نہ سمجھنا۔

دوسرا درجہ:
اگر دنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی سے نفرت یا بغض پیدا ہو گیا ہو تو اسے دور کر دینا خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں سے۔

تیسرا درجہ:
اگر کوئی بھی نیک کام کریں تو ردعمل کے طور پر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہوا کہ بندہ یہ نیک کام کرنے کے قابل بنا اور مزید عاجزی کا اظہار کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اچھے اور برے اعمال کا علم اپنے نبی ہمارے آقا ﷺ کے ذریعے دیا۔ اور اللہ نے ہی یہ جگہ، وقت، عقل، جسم اور دماغ دیا جن کے ذریعے بندہ یہ اچھے اعمال کر رہا ہے۔ تو اچھے اعمال کے ردعمل میں بندے میں خود پسندی، تکبر اور اپنی بڑائی کا احساس پیدا نہیں ہونا چاہیے بلکہ مخلوق کی جانب عاجزی کا اظہار اور اپنے اندر مزید تواضع اور انکساری پیدا کرنی چاہیے۔

چوتھا درجہ:
اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عملی طور عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا چاہیے۔ اس درجے میں عملی طور پر تواضع کا اظہار کرنا سکھایا جائے گا۔

پانچواں درجہ:
اب خدمت کرنی ہے۔ جب بھی آپ کہیں دوسرے بھائیوں کے ساتھ یا کسی مجلس میں بیٹھے ہیں تو آپ کو ان کی خدمت کرنی چاہیے کسی بھی طریقے سے مثلاً دروازہ کھولنا، کھانا بنانا یا چائے بنانا، اپنی خوشی کے ساتھ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔

چھٹا درجہ:
جب اپنے سے بڑے، چھوٹے یا درمیانی عمر کے مرد یا عورت ملیں تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا کریں۔ مثال کے طور پر اگر کسی نوجوان مسلمان کو دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں کہ یہ ایک نیک مسلمان بنے اور اس کی شادی کسی نیک مسلمان عورت سے ہو۔ یا کسی غیر مسلم کو دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں کہ یہ مسلمان ہو جائے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

ساتواں درجہ:
یہ یقین رکھنا کہ تمام اچھائی اور ہر طرح کی نعمت میں میرا کوئی دخل نہیں اور نہ ہی میں نے اس کو پیدا کیا ہے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے جس کا میں مستحق بھی نہیں۔ جیسا کہ ٹی وی سکرین پر یا شیشے میں جو عکس بنتا ہے وہ شیشے نے پیدا نہیں کیا نہ ہی شیشہ کہہ سکتا ہے کہ یہ

میری ملکیت ہے۔

آٹھواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک عاجزی کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے عاجزی اور انکساری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ یہ سمجھنا کہ مجھے تواضع کا مقام حاصل ہو چکا ہے یہ بھی ایک قسم کی خود پسندی ہے۔

نواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کبھی بھی اس طرح عبادت نہیں کر سکتا جس کا وہ حقدار ہے اور میں اللہ کے حقوق کبھی بھی اس طرح ادا نہیں کر سکتا جس طرح کے ان کے پورا کرنے کا حق ہے۔

دسواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں اپنی پوری قابلیت اور صلاحیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی یا اس کے دین کی خدمت نہیں کر رہا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خدمت لے رہا ہے میں کسی طرح اس کے قابل نہ تھا۔

اخلاص

پہلا درجہ:

تمام نیک اعمال خاص طور پر بنیادی عبادات مثلاً روزانہ پانچ نمازیں، روزہ، زکوٰۃ اور ذکر بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں نجات اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے کرنے چاہئیں۔ بندے کو اپنی نیت ہر عمل کے شروع، درمیان اور آخر میں جانچ لینی چاہیے اور اگر اس میں کوئی خرابی ہو تو درست نیت کو تازہ کر لے۔

دوسرا درجہ:

جو بھی اعمال (عبادت کے کام) کریں وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے کرنے چاہئیں بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔مثال کے طور پر بعض اوقات اعمال کرنے کو دل چاہتا ہے مگر کبھی کبھی آپ کا رجحان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ جب سستی اور نیک اعمال کرنے کو دل نہ چاہے اس وقت نیک اعمال چھوڑ دینا اور جب نفس اور دل کا نیک اعمال کی طرف رجحان ہو اس وقت نیک اعمال کرنا یہ دونوں ردعمل اخلاص کے اعلیٰ درجے کے خلاف ہیں کیونکہ ہم اپنے نفس، دل، طبیعت اور احساس کے بندے نہیں بلکہ ہمارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہی سب اعمال کرنے چاہئیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔ہمیں من چاہی عبادت نہیں کرنی چاہیے بلکہ رب چاہی عبادت کرنی چاہیے۔

تیسرا درجہ:

جب بندہ نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔اس لیے ہمیں

نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنے چاہئیں نہ کہ صرف جنت میں داخل ہونے کے لیے۔ اولاً ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا کو دیں اور جنت کے حصول کو دوسرا درجہ دیں نہ کہ اس کے برعکس۔

مثال:

جنت کا معنی ہے باغ۔ اگر کوئی بندہ اپنے محبوب کو ملنے کے لیے جائے اور اس کا محبوب اس کو کسی باغ میں ملنے کا وعدہ کرے تو کہنے کو تو یہ بندہ باغ کا پتہ پوچھے گا کہ باغ کہاں ہے لیکن اس کا مقصد باغ کو دیکھنا نہیں ہوگا بلکہ اپنے محبوب کو ملنا ہوگا۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ جو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتے ہیں تو وہ اسی لیے کہ محبوب کے دیدار اور ملاقات کا وعدہ جنت ہی میں ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

چوتھا درجہ:

جب نیک اعمال کریں تو اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کوئی اور مخالف غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ یہاں تک کہ کشف و کرامات، اونچے روحانی درجات، روحانی قوتوں کے حصول اور مخلوق کو مسخر کرنے کو بھی عبادت کا مقصد مت بنائیں وگرنہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوگی اور ساری محنت اور عبادت ضائع چلی جائے گی۔

پانچواں درجہ:

اللہ کی عبادت خالصتاً اللہ کے لئے ہی کرنا اس لیے کہ وہی صرف عبادت کا حقدار اور مستحق ہے۔

چھٹا درجہ:

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت غیر مشروط طور پر کرنا یعنی کسی شرط کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بندہ اس نیت سے عبادت کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے عزت، مال، مرتبہ، شفاء اور شہرت دے گا تو میں اس کی عبادت و اطاعت کروں گا وگرنہ نہیں تو یہ گویا مشروط یعنی شرط کے ساتھ کے عبادت ہے جو کہ اخلاص کے اعلیٰ درجے کے خلاف ہے۔

ساتواں درجہ:

اس بات پر یقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک اس کی کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس طرح یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اخلاص کا مقام حاصل کرلیا ہے کیونکہ یہ سمجھنا بھی کامل اخلاص کے منافی ہے۔

شکر

پہلا درجہ:

جب بھی کوئی نعمت یا بھلائی ملے جسمانی یا روحانی اس کی نسبت ذہنی اور روحانی طور پر اللہ کی طرف کریں جس نے یہ نعمت اور بھلائی عطا کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھول کر جس نے یہ نعمت عطا کی ہے اس کی نسبت اپنی طرف یا اپنے ہنر یا صلاحیت کی طرف ہرگز نہ کریں۔

دوسرا درجہ:

جب کوئی مصیبت یا مسئلہ درپیش ہو تو بندے کو ذاتی طور پر اس کے پیچھے چھپی ہوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت اور پیغام کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے مثبت پہلو پر غور کریں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے اللہ کی کوئی حکمت ہوگی۔ اس لئے بے صبری کا اظہار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہ بھولیں۔

تیسرا درجہ:

جب اپنے اردگرد عالمی مصیبت دیکھیں اپنے علاقے میں یا دوسرے ممالک میں تو اس کے پیچھے حکمتوں کو سمجھنا چاہیے اور اس کے مثبت پہلو کو دیکھیں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے کئی حکمتیں ہوں گی اور اس میں اللہ کی طرف سے سبق اور پیغامات ہوں گے۔

چوتھا درجہ:

ان نعمتوں پر غور کرنا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مختلف شعبوں میں عطا فرمائی ہیں مثلاً مال، خاندان، صحت، اولاد وغیرہ۔

پانچواں درجہ:

اس بارے میں سوچنا کہ کس طرح ان نعمتوں میں دوسروں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے اور اللہ کی رضا کے لیے عملی طور پر نعمتوں کو بانٹنا۔

چھٹا درجہ:

اس بارے میں غور وفکر کرنا کہ کہیں میں کوئی نعمت اللہ کی نافرمانی میں تو استعمال نہیں کر رہا، خاص طور پر پہلے تین مرحلوں کے متعلق۔

ساتواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک شکرگزاری کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک یہ کوشش اور مجاہدہ جاری رکھوں گا۔ اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے شکرگزاری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر جس کا وہ مستحق ہے کبھی نہیں کرسکتا۔

توبہ

پہلا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کفر، شرک (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا) اور تمام غلط عقائد سے توبہ کرنا۔

دوسرا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے، جسم کے سات اعضاء کے گناہوں سے توبہ کرنا۔

تیسرا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حرام اور گناہ کی سوچوں سے توبہ کرنا۔ اس میں دونوں اقسام آجاتی ہیں، خود اپنے ارادے سے بری سوچ دماغ میں لانا اور شیطان کی طرف سے آئی ہوئی بری سوچ کو آگے بڑھانا۔

چوتھا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اندر موجود تمام بری صفات خواہ ارادی ہوں یا غیر ارادی، ان سے توبہ کرنا۔

پانچواں درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جسم، دماغ یا دل سے کیے گئے تمام مکروہ اعمال سے توبہ کرنا۔

چھٹا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غیر اللہ کی تمام سوچوں اور خیالات سے توبہ کرنا اور دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ دوسرے الفاظ میں جب کوئی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو بھول جانے پر توبہ کرے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرلے۔ اور یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اور میری ہر بات سن رہا ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے۔

ساتواں درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان تمام کوتاہیوں سے جو اللہ کی فرمانبرداری میں اور عبادت میں ہوئی ہیں ان سے توبہ کرنا۔ (یہ درجہ تواضع کے نویں درجے سے ایک درجہ آگے ہے)

آٹھواں درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے، جو سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں، اپنی پوری صلاحیت اور قابلیت کے مطابق اللہ کی اطاعت اور عبادت کی کوشش میں ہونے والی کمی اور کوتاہیوں سے توبہ کرنا۔ (یہ درجہ تواضع کے دسویں درجے سے ایک درجہ آگے ہے)۔

نواں درجہ:

بندے کو اپنے آپ کو توبہ کے کامل مقام پر کبھی بھی فائز نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ وہ موت تک یہی سمجھے کہ میں توبہ کے اگلے مقامات کے حصول کی کوشش کرتا رہوں گا۔ یہ ذہن میں رکھے حضور ﷺ جو ہر قسم کے گناہ اور کمی سے پاک اور معصوم تھے ہر دن ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار فرماتے۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں کثرت سے ان الفاظ سے توبہ استغفار فرماتے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ (شمائل محمدیہ)

طریق شروع کرنے اور روزانہ کے اعمال اور وظائف کا خلاصہ

۱۔ توبہ

سب سے پہلے اپنے اردگرد کے قریبی لوگوں سے اور اس کے علاوہ جن لوگوں کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ آپ کی زبان سے ان کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معافی طلب کریں مثلاً کسی کی غیبت، چغلی، دل آزاری، الزام تراشی، بہتان، گالی گلوچ اور زبان کے متعلق لوگوں کے بارے میں کسی بھی گناہ کے آپ مرتکب ہوئے ہیں تو اس کی تلافی کر لیں۔

اس کے بعد دو نفل توبہ کے ادا کر کے توبہ کی شرطوں کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے معافی مانگیں اور آئندہ نہ کرنے کا ارادہ کریں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 31 کا مطالعہ کریں۔)

۲۔ ذکر اور مراقبہ:

اپنے لئے مناسب وقت مقرر کر کے روزانہ اسی وقت بیس منٹ (لا الہ الا اللّٰہ) کا ذکر اور دس منٹ (اللّٰہ) کے نام کا مراقبہ کریں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 66 تا 70 کا مطالعہ کریں۔)

۳۔ زبان کے استعمال کا محاسبہ (شیٹ):

صبح سے شام تک جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان اور گالی سے مکمل پرہیز کریں اور شام کو سونے سے پہلے زبان کی شیٹ پر پہلے دن کے خانے میں ٹک کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔ بھول یا انجانے میں غلطی ہو جائے پھر بھی ٹک ہی لگائیں لیکن ساتھ توبہ بھی کریں۔ اگر جان بوجھ کر ان گناہوں کے مرتکب ہو جائیں تو پھر کراس لگائیں اور دوسرے دن پھر دو نفل توبہ کے پڑھ کر شیٹ کو ابتدا سے شروع کریں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 71 کا مطالعہ کریں۔)

۴۔ اخلاص کی شیٹ پر بھی روزانہ ٹک یا کراس لگائیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 91 کا مطالعہ کریں۔)

۵۔ نماز کے روحانی درجے کی شیٹ پر بھی روزانہ ٹک یا کراس لگائیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 88 کا مطالعہ کریں۔)

۶۔ کھانے کی تین اور پینے کی تین سنتوں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اس کے مہینے بعد تین سونے کی اور تیسرے مہینے میں لباس کی سنتوں کو اپنائیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 65 کا مطالعہ کریں۔)

۷۔ فجر اور مغرب کے بعد مسنون اذکار (اذکار الحمدیہ) کی تلاوت کا معمول بنائیں تا کہ ہر قسم کے شر، جادو اور جنات سے آپ محفوظ رہیں۔

۸۔ ہفتے میں ایک مرتبہ مجلس نصیحت و ذکر میں حاضری دیں اگر نہ ہو سکے تو انٹرنیٹ یا ٹی وی کے ذریعے پیر اور جمعرات کا بیان ضرور سنیں۔

۹۔ دو مہینے میں ایک مرتبہ اپنے استاد کے ساتھ ملاقات کریں اور اپنے اعمال اور حالات کی اطلاع دیں۔ اس کے جواب میں جو ہدایات ملیں ان پر عمل کریں۔ دوسرے ممالک میں رہنے والے لوگ خط، انٹرنیٹ، ٹیلی فون اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سَنَدُ شَجَرةُ الطَّرِيقَةُ المُحَمَّدِيَّة
(القَادِرِيَّة سهروردِيّه الشَّاذِلِيَّة الدَّبَّاغِية)
سَيِّدالوُجُودزينالأنبيَاءسَيِّدنَاوَمولانَا محمد بن عَبْدُ الله صلى الله عَلَيْه وَسَلَّم
حضرت سيدنا ابو بكر الصديق
حضرت سيدنا سلمان الفارسی
حضرت سيدنا انس بن مالك
حضرت سيدنا على بن ابى طالب
حضرت سيدنا القاسم بن محمد ابى بكر
حضرت سيدنا محمد بن سيرين
حضرت سيدنا الحسن البصرى
حضرت سيدنا امام حسين بن على
حضرت سيدنا امام حسن بن على
حضرت سيدنا حبيب العجمى
حضرت سيدنا امام زين العابدين
حضرت سيدنا امام محمد الباقر
حضرت سيدنا داؤد الطائى
حضرت سيدنا امام جعفر الصادق
حضرت سيدنا امام موسى الرضى
حضرت سيدنا امام على بن موسى
حضرت سيدنا ابو يزيد البسطامى
حضرت سيدنا ابو النصر الكرخانى
حضرت سيدنا معروف الكرخى
حضرت سيدنا السرى السقطى
حضرت سيدنا ابو الحسن نورى
حضرت سيدنا ابو بشر الجوهرى
حضرت سيدنا عبد الله بن ابى بشر
حضرت سيدنا عبد الجليل بن و يحلان
حضرت سيدنا محمد بنور
حضرت سيدنا ايوب بن سعيد
حضرت سيدنا ابو يعزى ميمون مغربى
حضرت سيدنا ابو القاسم الجنيد
حضرت سيدنا ابو يعقوب اسحق النهرجورى
حضرت سيدنا ابو سعيد المغربى
حضرت سيدنا الشاشى
حضرت سيدنا ابو بكر محمد شبلى
حضرت سيدنا ابو الفرح عبد الوهاب التميمى
حضرت سيدنا ابو الفرح الطرطوسى
حضرت سيدنا ابو حسن على بن يوسف
حضرت سيدنا ابو سعيد المبارك مخزومى
حضرت سيدنا عبد القادر جيلانى
حضرت سيدنا ابو محمد جابر
حضرت سيدنا سعد الغزوانى
حضرت سيدنا فتح السعود
حضرت سيدنا سعد
حضرت سيدنا ابو محمد سعيد
حضرت سيدنا احمد المروانى
حضرت سيدنا ابراهيم البصرى
حضرت سيدنا زين الدين القزوينى
حضرت سيدنا محمد شمس الدين
حضرت سيدنا محمد تاج الدين
حضرت سيدنا نور الدين ابو الحسن على
حضرت سيدنا فخر الدين
حضرت سيدنا تقى الدين الفقير

حضرت سیدنا ممشاد دینوریؒ
حضرت سیدنا محمد سہروردیؒ
حضرت سیدنا وجیہہ الدین سہروردیؒ
حضرت سیدنا ابو نجیب سہروردیؒ
حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردیؒ
حضرت خواجہ خیر الدین اولیاء سہروردیؒ
حضرت سیدنا نجیب الدین علی بن برغش شیرازیؒ
حضرت سیدنا نور الدین عبدالصمد النضریؒ
حضرت سیدنا شیخ بدر الدین طوسیؒ
حضرت سیدنا شیخ نجم الدین اصفہانیؒ
حضرت سیدنا شیخ حسن شمشیریؒ
حضرت سیدنا ابو المحاسن جمال الدین یوسف کورانیؒ
حضرت سیدنا شہاب الدین احمد الدمیاطیؒ
حضرت سیدنا شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ
حضرت سیدنا عبدالوہاب شعرانیؒ
حضرت سیدنا شیخ عبدالقدوس شناویؒ
حضرت سیدنا شیخ ابو المواہب احمد شناویؒ
حضرت سیدنا شیخ صفی القشاشیؒ
حضرت سیدنا شیخ ابراہیم بن حسن کورانیؒ
حضرت سیدنا شیخ محمد بن محمد البدیریؒ
حضرت سیدنا شیخ محمد بن سالم حنفیؒ
حضرت سیدنا شیخ الدردیریؒ
حضرت سیدنا شیخ جمال عجمیؒ
حضرت سیدنا شعیب ابو مدین مغربیؒ
حضرت سیدنا محمد صالح بن نیصارؒ
حضرت سیدنا محمد بن حرازمؒ
حضرت سیدنا عبدالرحمن العطار الزیاتؒ
حضرت سیدنا عبدالسلام بن مشیشؒ
حضرت سیدنا ابو الحسن علی الشاذلیؒ
حضرت سیدنا ابو العباس المرسیؒ
حضرت سیدنا احمد بن عطاء اللہ سکندریؒ
حضرت سیدنا داود بن الباخلیؒ
حضرت سیدنا محمد الوفا بحر الصفاؒ
حضرت سیدنا علی بن وفاؒ
حضرت سیدنا یحییٰ القادریؒ
حضرت سیدنا احمد الحضرمیؒ
حضرت سیدنا احمد زروقؒ
حضرت سیدنا احمد بن یوسف الغلانی الراشدیؒ
حضرت سیدنا علی بن عبداللہ الغلانیؒ
حضرت سیدنا ابو القاسم الغازیؒ
حضرت سیدنا احمد بن علی الدرعیؒ
حضرت سیدنا محمد بن ناصرؒ
حضرت سیدنا العربی الفشتالیؒ
حضرت سیدنا عمر بن محمد الہواریؒ
حضرت سیدنا عبدالعزیز الدباغؒ
حضرت سیدنا عبدالوہاب التازیؒ
حضرت سیدنا السیّد احمد بن ادریس الحسنیؒ
حضرت سیدنا محمد بن علی السنوسیؒ
حضرت سیدنا عبدالعالی بن احمدؒ
حضرت سیدنا محمد الشریف بن عبدالعالیؒ
حضرت سیدنا سیدی الشیخ صالح بن محمد الجعفریؒ
حضرت سیدنا مرتضٰی بن احمد
احمد دباغ

شجره
مشائخ طریقه محمدیه حسینیه
القادریه الشاذلیه الدباغیه

سید الوجود سیدنا محمد رسول اللّٰه ﷺ

تاج العارفین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه

سیدنا امام حسین بن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما

سیدنا امام علی زین العابدین بن حسین رضی اللّٰہ عنهما

سیدنا امام محمد باقر رحمه اللّٰہ

سیدنا امام جعفر الصادق رحمه اللّٰہ

سیدنا امام موسیٰ الکاظم رحمه اللّٰہ

سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا رحمه اللّٰہ

سیدنا معروف الکرخی رحمه اللّٰہ

سیدنا سری السقطی رحمه اللّٰہ

سیدنا جنید البغدادی رحمه اللّٰہ

سیدنا ابوبکر الشبلی رحمه اللّٰہ

سیدنا ابوالفضل عبدالواحد التمیمی رحمه اللّٰہ

سیدنا ابوالفرج الطرطوسی رحمه اللّٰہ

سیدنا ابوالحسن علی القرشی رحمه اللّٰہ

سیدنا سعید المبارك المخزومی رحمه اللّٰہ

غوث الزمان سیدنا عبدالقادر الجیلانی رحمه اللّٰہ

شیخ ابو مدین شعیب رحمه اللّٰہ

سیدنا عبدالرحمان الزیات المدنی رحمه اللّٰہ

سیدنا عبدالسلام بن مشیش الحسنی رحمه اللّٰہ

سیدنا ابوالحسن علی الشاذلی رحمه اللّٰہ

سیدنا ابوالعباس المرسی رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن عطاء اللّٰہ السکندری رحمہ اللّٰہ

سیدنا داؤد الباخیلی رحمہ اللّٰہ

سیدنا محمد بحر الصفا رحمہ اللّٰہ

سیدنا علی بن محمد وفا رحمہ اللّٰہ

سیدنا یحی القادری رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن عقبہ الحضرمی رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد زروق رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن یوسف رحمہ اللّٰہ

سیدنا علی بن عبداللّٰہ رحمہ اللّٰہ

سیدنا ابو قاسم الغازی رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن علی الدرائی رحمہ اللّٰہ

سیدنا محمد بن ناصر رحمہ اللّٰہ

سیدنا العربی الفشتالی رحمہ اللّٰہ

سیدنا عمر بن محمد الھواری رحمہ اللّٰہ

غوث الزمان سیدنا عبدالعزیز الدباغ الحسنی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا عبدالوھاب التازی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا السید احمد بن ادریس الحسنی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا محمد بن علی السنوسی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا عبدالعالی بن احمد رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا محمد الشریف بن عبدالعالی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا سیدی الشیخ صالح بن محمد الجعفری رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا مرتضٰی بن احمد

احمد دباغ

شجرہ مشائخ طریقہ محمدیہ حسینیہ
القادریہ الشاذلیہ الدباغیہ

یا الٰہی رحم کر جود و سخا کے واسطے
اے میرے رب بخش دے لطف وعطا کے واسطے

مانگتا ہوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
ہوں خطائیں معاف شاہ انبیاء کے واسطے

علم وتقویٰ ہو عطا مجھ کو میرے پروردگار
سیدی مولا علی شیر خدا کے واسطے

بخش دے مجھ کو میرے رب واسطے حسنین کے
سیدہ کی آل کے صبر و رضا کے واسطے

سیدی مولا حسین ابن علی مرشد مرے
اس امام حق شہید کربلا کے واسطے

وہ جو زین العابدینؓ تھے اور امام الاتقیاء
اس علی ابن حسین اس باسخا کے واسطے

سیدی باقر محمدؒ کے طفیل اے میرے رب
اور امام جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

حضرت کاظم کے صدقے ہو عطاء اے میرے اللہ
ہو کرم میرے خدا سید رضا کے واسطے

سیدی معروف کرخی کی دعا کے واسطے
سیدی سقطی رئیس الاصفیاء کے واسطے

اولیاء کے طائفہ کے وہ امام باصفا
شیخ بغدادی جنید حق نما کے واسطے

سیدی بوبکر شبلی اور بوالفضل التمیم
شیخ طرطوسی علی قرشی تقا کے واسطے

سیدی سعید المبارک غوث اعظم کے ہیں شیخ
شیخ عبدالقادر اس غوث الوریٰ کے واسطے

قدم جس کا ہے تمامی اولیاء کے کندھے پر
اس حسینی اور حسنی مقتداء کے واسطے

غوث اعظم کے مرید خاص بومدین شعیب
عبدالرحمٰن سید مدنی پیا کے واسطے

سیدی عبدالسلام بن مشیش وہ غوث وقت
بوالحسن الشاذلی اس عارف کے واسطے

شیخ ابوالعباس المرسی مشاہد مصطفیٰ ﷺ
اس حضوری کیفیت حق آشنا کے واسطے

سیدی احمد عطاء اللہ کے نور نظر
باخلی داؤد فخر اولیاء کے واسطے

سیدی بحر الصفاء اور بن محمد شیخ حق
اور یحییٰ القادری شیخ تقا کے واسطے

سیدی احمد بن عقبہ حضرمی صاحب نظر
سیدی احمد زروق شیخ ہدی کے واسطے

سیدی احمد، علی، بوقاسم الغازی تھے سب مردان فقر
ان مشائخ کی دعا، عجز وبقا کے واسطے

سیدی احمد درائی شیخ بن ناصر نجیب
سیدی الفشتالی عربی مہ تقا کے واسطے

سیدی عمر الھواری شیخ کامل قطب وقت
سیدی عبدالعزیز غوث العلی کے واسطے

عبدالوہاب سید التازی میرے مرشد کریم
احمد بن ادریس حسنی کی ولا کے واسطے

حضرت السوسی اور بن احمد شیوخ
عبدالعالی الشریف ان اولیاء کے واسطے

سیدی صالح بن محمد جعفری وہ شیخ وقت
مرتضیٰ بن احمد مرد حق نما کے واسطے

احمد دباغ کو ہو عطا وہ نور حق
ہو اجالا ہر طرف دین خدا کے واسطے

اس طریق مصطفیٰ ﷺ کو ہو عطا ابدی دوام
یہ رہے رب محمد کی رضا کے واسطے

ہو میرا قلب و نظر معمور تیرے نور سے
یا الٰہی مانگتا ہوں اس دعا کے واسطے

روز محشر کر عطا سردار احمد کے لئے
ابر رحمت میرے آقا مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

اذکار محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

پریشانیوں سے نجات کیلئے حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت کیلئے انمول تحفے

مال اور رزق کی برکت کیلئے عمل

حرام آمدنی کے ذرائع اور فضول خرچی سے بچیں۔ اللہ پر بھروسہ کریں کہ اسی میں بہتری ہے اور جو مل جائے اس کا شکر کریں۔

- 10 مرتبہ درود شریف
- 100 مرتبہ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ
- 100 مرتبہ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
- 100 مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
- 100 مرتبہ یَا رَزَّاقُ
- 100 مرتبہ یَا مَجِیْدُ

10 مرتبہ درود شریف

جب بھی کوئی اہم کام کے بارے میں فیصلے کا مرحلہ آجائے اور انسان تذبذب کا شکار ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے طور پر اچھا ثابت ہوگا یا کہ مجھے نقصان ہوگا۔ مثلاً کاروبار، نکاح، سفر یا کوئی اور ایسا جائز مقصد ہو تو پھر استخارہ کرنا چاہیے۔

دو رکعت نماز صلوٰۃ استخارہ ادا کرنے کے بعد درج ذیل دعا حضوری (یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری دعا سن رہا ہے) کے ساتھ پڑھیں۔

استخارہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِكَ
وَاَسْئَالُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ
کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ
عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ
لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ
شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ
وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ
حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِی بِہٖ ط

(بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ)

استخارہ کرنے کے بعد خواب آنا ضروری نہیں، بلکہ اس کام کیلئے عملی طور پر کوشش شروع کردیں۔ اگر اس میں بہتری ہے تو آسانیاں پیدا ہوجائیں گی ورنہ بہت مشکلات کھڑی ہوجائیں گی، یہ اشارہ ہے کہ یہ کام نہ کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے لئے عظیم تحفہ نماز حاجت

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر یہ پڑھے۔

نماز حاجت کی دعا

دو رکعت نماز صلوۃ حاجت ادا کرنے کے بعد درج ذیل دعا حضوری (یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری دعا سن رہا ہے) کے ساتھ پڑھیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ
وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِیْ
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَكَ رِضًا
اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(رواہ حاکم و ترمذی)

نماز تہجد ادا کرنے سے پہلے کے اذکار

☆بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ☆

درود ابراہیمی

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ﴾

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ 27 Times مرتبہ

درود ابراہیمی

تزکیہ وسلوک کی تکمیل اور روحانی پختگی کی علامات (فتوہ)

سالک جب تزکیہ کے چاروں مراحل مکمّل کرلے تو اس میں مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔ بصورت دیگر اسکو شیخ ومربی سے رجوع کرنا چاہیے۔

اولیاءاللہ نے روحانی بلوغت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ دنیا میں آپ کا کوئی دشمن ہے اور آپکو اس سے بدلہ لینے کی قوت حاصل ہوگئی ہے غلبہ پالیا یا اس کا کوئی کام آپ کے ہاتھ اٹک گیا اس حالت میں پہنچ کر بدلہ نہ لینا اسے معاف کردینا۔ اس کی مشکل کو دور کردینا اگر یہ حالت دائمی طور پر کسی کو مل جائے تو سمجھ لے کہ وہ روحانیت کے میدان میں داخل ہو چکا ہے اور اسے اللہ عزوجل کے قرب کی ایک منزل مل چکی۔ شرط یہ ہے کہ یہ صفت اس کی طبیعت میں شامل ہو جائے۔ نماز، روزہ اور حج کرنا یہ روحانی بلوغت کی علامات نہیں۔ علامت غلبہ پا کر بھی دشمن کو معاف کردینا اور بدلہ نہ لینا ہے۔ بعض لوگ اگر غلبہ نہ پائیں تو بددعائیں دینے لگ جاتے ہیں۔ اس کا کچھ نہ رہے وغیرہ یہ روحانی بچپنے کی نشانیاں ہیں۔ نہ ہی زبان سے کچھ کہے اور نہ بدلہ لے بلکہ دل سے بھی معاف کردے۔

2۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ غصہ پر قابو پالے۔ غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانا روحانی بلوغت کی اہم علامت ہے۔ غصہ آنا فطرتاً ہے۔ خود نبی علیہ السّلام کو بھی غصہ آتا تھا۔ آپ کا مبارک چہرہ سرخ ہوجاتا تھا۔ غصہ تو ایک طاقت ہے۔ ذاتی طور پر نہ برا ہے اور نہ اچھا ہے۔ اس کا استعمال آپ کس طرح کرتے ہیں۔ استعمال ہی غصے کو اچھا یا برا بنائے گا۔ لہذا غصے کے باوجود دوسرے پر نرم ہوجانا روحانیت کی دوسری علامت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ نماز بھی پڑھے اور پھر گالی گلوچ بھی کرے۔ گھر بیوی کے ساتھ بدمزاج ہو۔ پڑوسی اس سے تنگ ہوں ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ کوئی بندہ استعمال کی چیز مانگے تو منہ چڑھالے۔ ایسا شخص کبھی قرب نہیں پاتا۔ لہذا ہر بندہ اپنے اندر دیکھے کہ اس میں غصے کے وقت نرمی دکھانے کی طاقت ہے یا نہیں اگر ہے تو روحانیت کی دوسری منزل کو پالیا اگر نہیں تو پھر یہ صفت پیدا کرے اور اللہ کے قرب کی ایک اور سیڑھی چڑھے۔

3۔ روحانیت کی تیسری نشانی یہ ہے کہ بندہ اپنے دشمنوں کی بھی خیر چاہے۔ ان کے لئے بھی بھلائی چاہے۔ جیسے کہ ایک بزرگ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میرے دینی دشمنوں (یعنی کافروں) کو بھی ہدایت عطا فرما اور میرے دنیاوی دشمنوں کو بھی ہدایت عطا فرما۔ اور ان کو دین ودنیا کی نعمتیں عطا فرما۔ یعنی ہر وقت کوشاں رہے کہ حضور ﷺ کی امت کو دوزخ کے عذاب سے بچائے۔ انہیں رب تعالیٰ کی محبّت بتائے رسول اللہ ﷺ کی محبّت بتائے تا کہ یہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو جائیں۔ یعنی اپنے دوست تو دوست دشمنوں کے لئے بھی بھلا چاہے۔ اگر کسی کو یہ کیفیت دائمی طور پر مل جائے تو وہ قرب الٰہی کی ایک اور سیڑھی چڑھ چکا اور روحانی بلوغت کی طرف بڑھ رہا ہے۔

4۔ روحانی بلوغت کی چوتھی نشانی یہ ہے کہ جب کسی چیز کی خود کو بھی ضرورت ہو اور دوسرے کو بھی ضروت ہو تو اس کو ترجیح دے۔ یہ اللہ کی دوستی کی نشانی ہے۔ ہم جب اللہ کی راہ میں دیتے ہیں تو جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں کہیں بڑا نوٹ نہ نکل آئے، اور کچھ لوگوں کی کیفیت یہ ہے کہ اگر اس نے انہیں بہت دیا پھر بھی دوسرے کو دینے کا جی نہیں کرتا۔ فرمایا یہ ابھی روحانی طور پر بچے بھی نہیں ہیں۔ اصل روحانیت یہ ہے کہ خود بھوک بھی لگی ہے اور دوسرے کو بھی بھوک لگی ہے مگر اس کے باوجود دوسرے کی بھوک کو اپنے اوپر ترجیح دے۔ اگر یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو سمجھ لو کہ قرب الٰہی کی ایک اور منزل طے کر چکا۔۔

5۔ پانچویں نشانی یہ ہے کہ جب بندہ غلطی کرے تو اسے ماننے اور معافی مانگنے کے لئے فوراً تیار ہو جائے اور اپنی غلطی کو درست بھی کر لے۔ فوراً غصے میں نہ آجائے اگر غلطی نہ بھی ہو پھر بھی معافی مانگنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جیسے امام زین العابدین ایک دن مسجد سے نکلے تو ایک شخص نے کہا آپ زین العابدین ہیں (عبادت گاروں کی زینت) فرمایا! بس لوگوں نے میرا نام رکھ دیا ہے۔ کہنے لگا آپ عبادت گاروں کے نام پر دھبہ ہیں اور آپ فلاں ہیں، آپ فلاں ہیں۔ یعنی برا بھلا کہنے لگا تو امام زین العابدین جو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں آپ نے فرمایا بھائی جو تم نے میرے عیب بیان کئے ہیں وہ کم ہیں جن پر اللہ پاک نے پردہ ڈال رکھا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ لہٰذا تیرا شکریہ کہ تو نے مجھے میرے عیبوں پر مطلع کیا۔ آپ نے اس کو کچھ رقم بھی عطا فرمائی۔ اس نے آپ کا اخلاق دیکھا تو کہنے لگا آپ واقعتاً عبادت گزاروں کی زینت ہیں۔ اس کے باوجود کہ آپ میں وہ غلطیاں موجود نہ تھیں آپ نے مان لیں اور اس کو رقم دی اور شکریہ ادا کیا۔ یہ روحانی بلوغت کی علامات میں سے ہے۔ قرب الٰہی کی ایک اور منزل تب حاصل ہوگی کہ کوئی غلطی پر متنبّہ کرے تو سمجھے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ عیب ہیں غلطیاں موجود ہیں۔ پھر بندہ روحانی بالغ ہوگا۔

6۔ چھٹی نشانی یہ ہے کہ جب اس کی کوئی تعریف کرے تو سمجھے یہ کہ مجھ میں نہیں۔ یہ بندہ اچھا ہے میرے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے۔ میں تو اس قابل نہیں۔ میرے اندر فلاں فلاں عیب ہیں۔ اپنی تعریف پر اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھے بلکہ اپنے عیبوں کو یاد کرے۔ جیسے امام اعظم ابوحنیفہ جو کہ فقہ کے بھی امام ہیں، زہد کے بھی امام ہیں۔ ایک دن کوئی بندہ آپ کی تعریف کرنے لگا تو آپ رونے لگے کسی نے پوچھا کہ وہ آپ کی تعریف کر رہا ہے تو آپ رُو کیوں رہے ہیں۔ فرمایا میں اللہ کے کرم اور اس کی محبّت میں رو رہا ہوں کہ اس نے میری اچھائیاں لوگوں کے سامنے رکھیں اور میرے عیبوں کو لوگوں سے چھپا کر رکھا۔ تو چھٹی نشانی یہ ہے کہ جب کوئی اس کی تعریف کرے تو سمجھے کہ یہ مجھ میں نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کا حسنِ ظن ہے۔ اس کی اچھی سوچ ہے۔ میں ایسا نہیں ہوں۔ یہ روحانی بلوغت کی اہم علامت ہے۔

7۔ ساتویں نشانی یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ کی حضوری میں رہتا ہو۔ یعنی ان تین خیالوں میں گم رہتا ہے کہ اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اللہ پاک سن رہا ہے۔ کوئی بندہ کاروبار کرتا ہے تو اللہ رب العزت کو بھی اس میں شریک کر دے۔

اللہ پاک کا حصہ اس میں شامل کر دے تو کبھی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اللہ پاک اس کے ساتھ ہے۔ جب یہ خیال پختہ ہو جاتا ہے تو بندہ فوراً اللہ پاک سے کوئی رہنمائی مانگے گا تو جلد رہنمائی مل جائے گی۔ اللہ پاک اس کے ذہن میں بات ڈال دیں گے۔ گویا اللہ کی حضوری میں رہنا یہ روحانیت کا انتہائی اہم ستون ہے اگر کسی کو یہ پختہ یقین ہو جائے کہ اللہ میرے ساتھ ہے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو انسان روحانی بلوغت کو جلد پا سکتا ہے۔

8۔ آٹھویں نشانی یہ ہے کہ جو اِس سے تعلّق توڑتا ہے اس سے یہ تعلّق جوڑتا ہے۔ کوئی اس کی دعوت پہ نہ آئے تب بھی یہ جائے۔ وہ ہمارے جنازے میں نہیں آتا تم اس کے جنازے میں جاؤ۔ اور وہ تمھارے ساتھ ناراضگی رکھتا ہے تم اس سے خیر و عافیت دریافت کرو۔ وہ تمہیں محروم کرتا ہے تم اسے دو۔ پس یہ سمجھ کر کے یہ سب بندے اللہ رب العزت کے عیال (یعنی گھر والے) ہیں۔ جیسے کہ حدیث پاک میں ہے۔ "اور اللہ کی رِضا مخلوق کی خدمت میں ہے" یہ سوچے کہ یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے کہیں تعلّق توڑنے کی وجہ سے نبی علیہ الصلوۃ والسّلام ناراض نہ ہو جائیں۔ یہ کام بظاہر آسان تو نہیں۔ کسی بندے سے سو نفل پڑھوا دیں پڑھ لے گا مگر ناراضگی والے گھر نہ جائے گا۔ یہ بندہ روحانی بالغ نہیں ہوتا۔ اس لیے امت سے تعلّق قائم رکھتا ہے کہ اپنے آپ کو اور حضور ﷺ کی امت کو دوزخ کی آگ سے بچا لے۔ یہی سب سے بڑی خدمت خلق ہے۔

9۔ نویں نشانی یہ ہے کہ کسی کی طرف سے برائی آئی مگر اس کی طرف اچھائی جائے۔ جیسے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ کچھ بچے راستے میں ایک بیری کے درخت کو پتھر مار رہے تھے۔ وہ پتھر بیر اتارنے کے لئے مار رہے تھے لیکن وہ پتھر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ماتھے پہ پڑا تو خون نکلنا شروع ہو گیا۔ آپ نے خون صاف کیا اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی "یا اللہ اس بچے کو اپنا ولی بنا دے جس نے پتھر مارا"۔ ساتھیوں نے کہا حضرت ہم روزانہ آپ کے ساتھ رہتے ہیں ہمارے لئے یہ دعا نہ کی بچے نے پتھر مارا آپ نے اس کے لئے ولی ہونے کی دعا کی؟ تو حضور غوث پاکؒ نے فرمایا بھائی دیکھو وہ بیری کو پتھر مارے تو وہ اسے پھل دیتا ہے اور مجھے پتھر لگے تو میں اسے بد دعا دوں۔ ہمارے پیر تو یہ ہیں کہ یہ اللہ کا ولی بنے۔ تو یہ بات ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دو۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن تھے یزیدی۔ آپ پھر بھی انہیں فرما رہے تھے کہ میرے خون سے اپنے ہاتھ نہ رنگو۔ دوزخ سے بچ جاؤ۔ اس وقت بھی بھلائی کرتے رہے۔ یہ روحانی بلوغت کی نویں علامت ہے کہ بندہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دے۔

10۔ دسویں نشانی یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اس سے بھی بہتر دوسروں کے لئے پسند کرے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 5 درہم لے کر بازار گئے کچھ سامان خریدنے کے لئے۔ تو دکاندار نے آپ کو پہچان لیا کہ آپ امیر المومنین ہیں۔ اس نے کہا امیر المومنین آپ جو چاہیں پسند کریں آپ کو انتہائی رعایت میں دیں گے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم سے سودا نہیں خریدوں گا کہ تو نے مجھے پہچان لیا۔ میں اپنی ولایت کو بیچ نہیں سکتا کہ تو میری وجہ سے کم نفع کمائے۔ سبحان اللہ! جیسے ہم اپنے لئے

عزت پسند کرتے ہیں تو دوسرے کو بھی عزت دیں۔ اپنے لئے جنت مانگیں تو دوسروں کے لئے بھی جنت مانگیں۔ ہمیں کوئی گالی دے تو ہم پسند نہیں کرتے تو دوسرے کو بھی گالی نہ دیں۔ الغرض ہر وہ چیز جو اپنے لئے پسند کرے اس سے بھی بہتر دوسرے کے لئے پسند کرے۔ اگر یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو روحانیت کی ایک اور منزل طے ہوگئی۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا! قیامت والے دن مانگنے والا شخص اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا اور دنیا میں یہ عذاب ہوگا کہ اس کی محتاجی ختم نہیں ہوگی۔ لہٰذا جیسے بندہ خود مانگنا پسند نہیں کرتا تو دوسرے کی بھی عزت نفس کا خیال رکھے گا۔

11۔ گیارہویں نشانی یہ ہے اگر دوسرے سے غلطی ہو جائے تو عُذر یہ تلاش کرے۔ مطلب یہ کہ اگر کسی بندے نے فلاں وقت آپکے پاس آنا تھا وہ لیٹ ہو گیا تو بجائے اس کے وہ کوئی بہانہ پیش کرے تو آپ پہلے ہی اس کی طرف سے بہانہ پیش کر دیں تا کہ وہ شرمندگی سے بچ جائے۔ اگر کسی سے غلطی ہو تو اس کی طرف سے اللہ کا ولی خود عذر بنا لیتا ہے تا کہ وہ شرمندہ نہ ہوں۔ تا کہ اس کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو جیسے یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں نے آپ کو کنوئیں میں پھینکا، والد سے جدا کیا مگر یوسف علیہ السّلام جب بادشاہ بنے تو کہا تم تو مجھ سے جدا نہیں ہوئے بلکہ شیطان نے ہمارے درمیان جدائی ڈالی۔ تم ایسے تو نہیں ہو۔ یعنی بجائے اس کے بھائی عذر پیش کرتے آپ نے خود ہی عذر بنایا تا کہ وہ شرمندہ نہ ہوں۔ اسی طرح ایک اور مثال ہے حضرت حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی تو بیٹھے بیٹھے اس کی ریح خارج ہوگئی۔ تو اسے بہت شرمندگی ہونے لگی۔ حضرت حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی شرمندگی کو دور کرنے کے لئے اپنے آپ کو بہرا ظاہر کیا۔ کان پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے اے عورت ذرا اونچا بولو! اس طرح اس عورت کی شرمندگی دور ہوگئی۔ پھر ساری زندگی حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ اپنے آپ کو بہرا ظاہر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کا نام ہی اصم پڑ گیا جس کا معنی ہے "بہرا" اگر یہ کیفیت مل جائے کہ دوسرے کا عذر تلاش کرے اور اسے شرمندگی سے بچائے تو سمجھے کہ قربِ الٰہی کی ایک اور سیڑھی طے ہوگئی۔

12۔ بارہویں نشانی ہے کہ ہر ایک کے بارے میں گمان اچھا رکھے۔ کسی کی بات کے دو رخ ہوں، دو پہلو ہوں۔ اچھا بھی ہو اور برا بھی ہو تو وہ اچھے پہلو کو گمان کرے۔ یوں کہے کہ ہوسکتا ہے اس نے اس پہلو سے کہا ہو یعنی اچھا پہلو نکالے۔ آپ کو ہر وقت اچھا گمان رکھنا ہے۔ کسی کی برائی کو دیکھ کر اپنی اچھائی نہ چھوڑنا جیسے ایک بزرگ کسی چشمے کے پاس بیٹھے تھے تو ایک بچھو دکھائی دیا کہ وہ پانی میں گرا ہے۔ آپ نے اُسے ہتھیلی پر رکھا اور باہر نکالا۔ اس نے ساتھ ہی آپ کی ہتھیلی پر ڈنگ مار دیا پھر چشمے میں گر گیا۔ الغرض دو تین بار نکالا تو اس نے پھر ڈنگ مارا۔ کسی نے پوچھا آپ کو وہ ڈنگ مار رہا ہے آپ پھر بھی اسے بچا رہے ہیں۔ تو بزرگ نے فرمایا! کیا میں اس کی برائی کو دیکھ کر اپنی اچھائی چھوڑ دوں۔ گویا کوئی برائی کرے یا برا گمان رکھے آپ نے اچھا گمان رکھنا ہے اور اچھائی کرنی ہے۔ اس طرح روحانیت کی اگلی سیڑھی بھی طے ہو جائے گی اور بندہ روحانی طور پر بالغ ہو جائے گا۔

☆☆☆

کتاب کا مقصد

اللہ تعالی نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے تا کہ اسکے ذریعے وہ اس کو راضی کرلے۔ باقی زمین پر جتنی مخلوق نظر آتی ہے بلکہ آسمان پر سورج، چانداور ستارے بھی انسان کی خدمت کے لیے پیدا کئے گئے۔ اس دنیا میں مال و دولت، زمینیں، رشتے دار، بیوی بچے، صحت و بیماری، امیری اور غریبی یہاں تک کہ زندگی اور موت کے ذریعے بھی اللہ تعالی بندے کی آزمائش کرتے ہیں۔ کیا اس بندے کو دنیا اور اسکی خواہشات مجھ سے دور لے جاتی ہیں یا کہ یہ بندہ دنیا کو استعمال کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھلانے کے لیے کہ وہ یہ زندگی کس طرح اللہ تعالی کی عبادت میں گزار سکتا ہے۔ سید دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے انسان کو اپنے اندر چار صفات پیدا کرنا پڑتی ہیں۔

۱) پہلی تو یہ کہ اس کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر گزرے اور ہر حال میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہی غلبہ دے چاہے ساری دنیا ایک طرف ہو جائے۔

۲) دوسری یہ کہ انسان رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور آپ ﷺ کے طریقہ زندگی کو دنیا کے ہر باطل رسم و رواج پر ترجیح دے اور اپنی زندگی کو حضور ﷺ کے رنگ میں رنگ لے۔

۳) تیسری یہ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق پورے کرے۔ ان کو تکلیف نہ دے اور ان پر اپنی حیثیت کے مطابق شفقت کرے۔ ان کی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

۴) چوتھی جو دل و دماغ کے متعلق ہے وہ یہ کہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رکھنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ ساری زندگی اس طرح گزارے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً بندے کی ہر حالت دیکھ رہا ہے۔

اگر بندہ صرف یہ دنیوی زندگی جو بہت ہی مختصر ہے اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق گزار لے تو اللہ تعالیٰ آنے والی ہمیشہ کی زندگی میں بندے کی مرضی پوری کریں گے۔

بندہ یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی اور اولیاء و عارفین کی زندگی کے نچوڑ سے حاصل شدہ طریقہ کار لکھا گیا ہے جس پر چل کر لاکھوں اور کروڑوں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوستی حاصل کی ہے۔

TAREEQAH MUHAMMADIYAH
MUHAMMADIYAH HOUSE OF WISDOM
33 RIDLING LAND
HYDE. CHESHIRE
ENGLAND. SK14 INP
(+44) 0161 351 1975 / (+44) 07780 875667
WWW.ZAWIYAH.ORG / INFO@ZAWIYAH.ORG